مجلہ طالبان 34

شعبان المعظم/1446ھ ق فروری/2025ء

Mujalla Taliban

https://umnews.net @umarmedia

فہرست مضامین

اداریہ

ہمارے دشمن کی غیر سنجیدگی

گزشتہ کچھ دنوں سے آپ نے لکی مروت میں گرفتار کردہ اہلکاروں کے حوالے سے گردش کرتی خبریں دیکھی ہوں گی۔ اس حوالے سے ایک طرف تحریک طالبان پاکستان کے واضح پیغامات اور قوم کے ساتھ مصالحت پر مبنی موقف ہے تو دوسری طرف برطانیہ کی باقیات اور ملک پر مسلط شدہ طبقہ کی ہٹ دھرمیاں ہیں کہ کبھی قیدیوں کو گولیاں مار کر زخمی کر کے یہ دکھانے کی کوشش کی کہ انہیں آپریشن میں رہا کروایا گیا ہے تو کبھی قیدیوں پر بمباری کرتا ہے۔ اس حوالے سے اگر کسی کو شک ہو تو وہ لکی مروت جا کر حالات کا جائزہ لے سکتا ہے۔

اس کے علاوہ فوج کی جانب سے لکی مروت سمیت مختلف قبائلی و بندوبستی علاقوں میں امن لشکر/امن کمیٹی کے نام سے قومی لشکر تیار کرنے کی ڈھکی چھپی کوششیں بھی جاری ہیں، جس کا واضح مطلب اولا تو یہ ہے کہ 90% بجٹ کھانے والی لاکھوں کی فوج انتہائی کم وسائل سے لیس مجاہدین کے مقابلے سے ایک مرتبہ پھر پیچھے ہٹ رہی ہے۔ اور دوسری اہم بات یہ کہ قوم کو مجاہدین کے ساتھ الجھا کر ایک مرتبہ پھر یہ باور دلانے کی کوشش کی جائے گی کہ یہ مجاہدین قوم کے دشمن ہیں مگر ایسا نہیں ہے، تحریک طالبان پاکستان کی قیادت نے قوم کو بارہا خبردار کیا ہے کہ وہ اس جنگ کا ایندھن نہ بنیں۔ فوج تو چاہتی ہی یہ ہے جنگ بھی ہو اوران
ایندھن نہ بنیں۔ فوج تو چاہتی ہی یہ ہے جنگ بھی ہو اوران
کی عیاشیاں بھی جاری رہیں، جس کیلئے قومی لشکر تیار کرنا ایک بہتر آپشن ہے۔

ایک اہم بات جو پاک-افغان تعلقات سے بھی جڑی ہے، وہ یہ کہ فوج اور وزارت خارجہ حسب معمول ہمارے آپریشنز کے بعد بیانیہ جاری کر رہا ہے کہ "دہشتگرد افغانستان سے آئے تھے اور ان کے پاس امریکی اسلحہ تھا"۔ سنجیدگی کے ساتھ بات کریں تو اس سوال کا کیا جواب ہو گا کہ ہماری اعلی قیادت، مولانا طہ رحمہ اللہ رکن رہبری شوری، قاری اسماعیل رحمہ اللہ والی خیبر، استاد قریشی رحمہ اللہ نائب والی ملاکنڈ کی شہادتیں۔۔۔

روزانہ کی بنیاد پر ڈرون حملوں کا ہونا اور حتی کہ اوسطا ماہانہ دس بارہ اہلکاروں کو گرفتار کرنا اور ایک درجن سے زائد حملے کرنا۔۔۔ کیا یہ ہماری ملک کے اندر ہی موجودگی پر دال نہیں ہے؟ اگر ہاں تو ٹھیک ورنہ پوری قوم سمجھ چکی ہے کہ ہمارا دشمن دشمنی میں بھی انتہائی غیر سنجیدہ ہے۔

ماہِ شعبان کے احکام و فضائل

مولانا ابو شعیب محمد اصغر

شعبان کی وجہ تسمیہ اور لفظِ شعبان کی حقیقت :

شعبان المعظم ہجری سال کا آٹھواں مہینہ ہے، شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ نے اپنی کتاب ''ما ثبت بالسنۃ'' میں حضرت انس بن مالکؓ کے حوالہ سے یہ بیان فرمایا ہے کہ روزہ دار کی نیکیوں (کے ثواب) میں درخت کی شاخوں کی طرح اضافہ ہوتا ہے، کیونکہ شعبان کے مہینے میں بہت سی نیکیاں تقسیم کی جاتی ہیں، جیسے رمضان کے مہینے میں گناہ جلا دیئے جاتے ہیں، اس وجہ سے اس کو شعبان کہتے ہیں۔

شعبان کا لفظ عربی گرائمر کے اعتبار سے ''شعب'' سے بنا ہے، جس کے لفظی معنی شاخ در شاخ کے ہیں، اس مہینے میں چونکہ خیر و برکت کی شاخیں پھوٹتی ہیں، اور روزہ دار کی نیکیوں میں درخت کی شاخوں کی طرح اضافہ ہوتا ہے، اس وجہ سے اس کو شعبان کہا جاتا ہے۔

ماہِ شعبان کی فضیلت و اہمیت :

اللہ تعالیٰ نے انسان کی زندگی کو بڑا قیمتی بنایا ہے، اس کو اپنی رحمتِ خاصہ اور برکتِ تامہ سے نوازنے کی لیے مختلف مواقع عطا فرمائے ہیں، پہلی اُمتوں کی عمریں لمبی اور جسمانی قوتیں مضبوط ہوتی تھیں، اس کے مقابلے میں اُمتِ محمدیہ کی عمریں بھی کم ہیں، اور صحت کے اعتبار سے بھی کمزور ہیں، اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے طفیل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو خاص انعامات اور اعزازات سے نوازا ہے کہ محنت تھوڑی اور بدلہ لا محدود، بے انتہا اجر و ثواب کی سعادت اس امت کو حاصل ہے۔ چونکہ شعبان کا مہینہ رمضان کا مقدمہ ہے، جیسا کہ شوال کا مہینہ رمضان کا تتمہ ہے، اسی وجہ سے اس مہینے کو خاص فضیلت حاصل ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :

''شعبان کے چاند کا شمار رکھو، رمضان کے لیے۔'' (سننِ ترمذی)

یعنی جب ماہِ شعبان کی تاریخ صحیح ہوگی تو رمضان میں غلطی نہیں ہوگی، چنانچہ :

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کا اتنا خیال رکھتے تھے کہ کسی ماہ (کے چاند) کا اتنا خیال نہ فرماتے تھے۔'' (سننِ ابو داوٗد)

ان روایتوں سے قولاً و فعلاً اس ماہ کے چاند کا اہتمام ثابت ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ : ''میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا تو پھر ناگہاں وہ بقیع میں پائے گئے، تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ : اے عائشہ! کیا تمہیں اس بات کا ڈر تھا کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر ظلم کریں گے؟ میں نے کہا : اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے خیال کیا کہ شاید آپ ازواجِ مطہرات میں سے کسی کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ : بے شک اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں شب کو آسمانِ دنیا پر نزول فرماتے ہیں، اور قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے زیادہ گنہگاروں کی بخشش فرماتے ہیں۔''

مؤرخین نے لکھا ہے کہ قبیلہ کلب کے پاس تقریباً بیس ہزار بکریاں تھیں۔

حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ :

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزے نہیں رکھتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم (تقریباً) پورے شعبان کے روزے رکھتے تھے اور فرماتے : نیک عمل اتنا ہی کیا کرو، جتنی تمہاری طاقت ہے، کیونکہ اللہ ثواب دینے سے تھکے گا نہیں، تم ہی تھک جاؤگے۔''

(بخاری، ج : ۲)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نوّر اللہ مرقدہٗ بعض بزرگوں سے منقول خاص نوافل کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

''اورادکی بعض کتابوں میں جوپندرہویں شعبان میں خاص نوافل کی تحریر ہے، یہ کوئی قید نہیں ہے، اور جوچیز شرعاً بے قید ہو، اس کو بے قید ہی رکھو، چونکہ حدیث میں نوافل کی کوئی قید نہیں آئی، بلکہ جوعبادت آسان ہووہ کرلو، اس میں نوافل بھی آگئے، اور وہ بھی کسی ہیئت کے بغیر۔'' (حقیقتِ عبادت: ۴۶۶)

شبِ براءت اسلام میں ایک مبارک رات ہے، جس کی فضیلت بہت سی احادیث سے ثابت ہے، بعض لوگ سرے سے اس مبارک رات کے کسی قسم کی فضیلت کے ہی قائل نہیں، جبکہ بعض لوگ اس کو شبِ قدر کے ہم پلہ سمجھتے ہیں، یہ دونوں موقف درست نہیں، بموجبِ حدیث اس رات میں بے شمار گناہ گاروں کی مغفرت اور مجرموں کی بخشش کی جاتی ہے، اور جہنم کے عذاب سے چھٹکارا ملتا ہے، اس لیے عرف میں اس کا نام شبِ براءت مشہور ہوگیا، احادیث میں اس رات کا کوئی مخصوص نام نہیں، بلکہ ''لیلۃ النصف من شعبان'' کہہ کراس کی فضیلت بیان کی گئی، (ایک سال کی) زندگی، موت، رزق کے فیصلے اسی رات میں ہوتے ہیں۔

حضرت عائشہ صدّیقہؓ روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس رات (پندرہویں شعبان) میں کیا ہے؟ عائشہ صدّیقہؓ نے عرض کی کہ: اے اللہ کے رسول! اس رات میں کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جس بچے نے اس سال میں پیدا ہونا ہوتا ہے، وہ اس رات میں لکھا جاتا ہے، اور اس سال میں جو بنی آدم ہلاک ہونے والا ہوتا ہے، اس کا نام لکھا جاتا ہے، اور اس رات میں ان کے اعمال اُٹھالیے جاتے ہیں، اور اسی رات میں ان کے رزق نازل ہوتے ہیں، پھر عائشہ صدیقہؓ نے کہا کہ: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کوئی بھی ایسا نہیں کہ جو اللہ کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل ہو، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: کوئی بھی ایسا نہیں کہ جو اللہ کی رحمت کے بغیر جنت میں جاسکے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمہ تین دفعہ ارشاد فرمایا، تو میں نے کہا کہ آپ بھی اللہ کی رحمت کے بغیر جنت میں نہیں جاسکیں گے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک سر پر رکھ کر فرمایا: اور میں بھی نہیں جاسکوں گا، مگر اس صورت میں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمہ تین دفعہ ارشاد فرمایا۔ (رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر)

شبِ براءت کے کام

۱:- عبادت ودعاکرنا

اکثر علماء، فقہاء اور محدثین کی رائے یہ ہے کہ شعبان کی پندرہویں رات فضیلت والی رات ہے، اس میں تنہا عبادت (نوافل، دعاوغیرہ) باعثِ خیروبرکت اور مستحب عمل ہے، اگر اس کو واجب سمجھا جائے، تو یہ بدعت بن جائے گا۔

۲: قبرستان جاکر دعائے مغفرت کرنا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پندرہ شعبان کی رات کو خلافِ معمول زندگی میں صرف ایک بار قبرستان تشریف لے گئے، ہر سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول نہ تھا، اس وجہ سے اس کو ہر سال لازم سمجھ کر کرنا' دین میں اضافہ کرنا ہے، علماء نے لکھا ہے کہ صرف مرد حضرات کبھی کبھار جایا کریں۔

۳: پندرہویں شعبان کے روزے کا حکم:

پندرہ شعبان کے دن روزہ رکھنے کا ذکر ایک ضعیف حدیث میں ملتا ہے، محدثین حضرات نے صرف ایک راوی کے قوتِ حافظہ کی کمزوری کی وجہ سے اس کو ضعیف کہا ہے، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب شعبان کی پندرہویں رات ہو، تو اس رات کو قیام (عبادت) میں گزارو، اور اس کے دن میں روزہ رکھو، اس لیے کہ اس رات میں اللہ تعالیٰ کی تجلی آفتاب کے غروب ہونے کے وقت سے ہی آسمانِ دنیا پر ظاہر ہوتی ہے، پس فرماتا ہے: خبردار! کوئی بخشش مانگنے والا ہے کہ اس کو بخش دوں؟ خبردار! کوئی رزق لینے والا ہے کہ اس کو رزق دوں؟ خبردار! کوئی مصیبت زدہ ہے کہ (وہ عافیت کی دعا مانگے، اور

میں) اس کو چھڑادوں؟ خبردار! کوئی فلاں فلاں حاجت والا ہے؟ طلوعِ صبحِ صادق تک اللہ تعالیٰ یہی آواز دیتا رہتا ہے (رات بھر یہی رحمت کا دریا بہتا رہتا ہے)۔ (رواہ ابن ماجہ، وروح المعانی)

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

"المرغوبات من الصّيام أنواع: أوّلها صوم المحرّم، والثاني صوم رجب، والثالث صوم شعبان الخ۔" (ج: ۱، ص:۱۰۳، ط: عالمگیری)

اس سے معلوم ہوا کہ پندرہ شعبان کا روزہ فقہاء کے ہاں شرعاً مطلوب اور مرغوب ہے، نیز اکابرِ امت کا اسی پر تعامل ہے، گویا کہ اسے تلقی بالقبول حاصل ہے اور حضرات محدّثین کے اصول کے مطابق ضعیف حدیث کو اگر تلقی بالقبول حاصل ہو جائے، تو وہ حدیث صحیح کے حکم میں ہو جاتی ہے، (ویسے بھی فضائلِ اعمال میں ضعیف حدیث کا معتبر ہونا بھی مسلّم ہے)، جیسا کہ اعلاء السنن کے مقدمہ (ص: ۳۹) پر ہے:

"قد یحکم للحدیث بالصحۃ إذا تلقاہ الناس بالقبول وإن لم یکن لہ إسناد صحیح۔"

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، حضرت مفتی محمد شفیعؒ، حضرت مفتی محمود گنگوہیؒ ودیگر علماء کی تصریحات کے مطابق اس دن روزہ رکھنا مستحب ہے، رکھ لیا جائے تو ثواب ہے، اور نہ رکھیں تو گناہ نہیں۔

شبِ براءت کی برکات سے محروم افراد

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"شعبان کی پندرہویں رات اللہ عز وجل اپنی مخلوق کی طرف رحمت کی نظر فرماتے ہیں، سوائے دو شخصوں کے باقی سب کی مغفرت فرماتے ہیں: ۱۔ کینہ پرور، ۲۔ دوسرے کسی کو ناحق قتل کرنے والا۔" (مسند احمد بن حنبل، ج: ۲، ص: ۱۷۶)

شبِ براءت کی بدعات:

۱: آتش بازی: آتش بازی مجوسیوں کی نقل ہے، اور آگ قہرِ الٰہی کا نشان ہے، اسی وجہ سے فقہاء نے لکھا ہے کہ قبرستان میں آگ لے جانا منع ہے اور آگ کے ساتھ کھیلنا یہ اہلِ اسلام کا کام نہیں، بہر حال حدیث پاک میں آتا ہے:

"مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔"

ترجمہ: "جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا، وہ انہی میں سے ہوگا۔"

نیز یہ آتش بازی ہندوؤں کی مشہور تہوار دیوالی کی نقل ہے۔ اور اس کے علاوہ یہ آتش بازی، بم، پھلجھڑی اور پٹاخے پھوڑنا کئی گناہوں کا مجموعہ ہے: ۱: عبادت میں مشغول لوگوں کی عبادت میں بلاوجہ دخل اندازی کا گناہ ہے۔ ۲: اہلِ محلہ اور مریضوں کو بلاوجہ ایذا پہنچانے کا گناہ ہے۔ ۳: اپنی جان کو بلاوجہ خطرے میں ڈالنے کا گناہ ہے۔ ۴: بلاوجہ اسراف کا گناہ ہے، یہ رسم نہ صرف یہ کہ ایک بے لذّت گناہ ہے، بلکہ اس کی دینی ودنیوی تباہ کاریاں بھی ہمیشہ آنکھوں کے سامنے آتی ہیں۔

۲: چراغاں کرنا: مسجدوں، بازاروں، گھروں اور خاص خاص مقامات کو سجایا جاتا ہے، قمقمے روشن کیے جاتے ہیں، لائٹ کا اضافہ کیا جاتا ہے، ضرورت سے زائد گھروں سے باہر دروازوں پر کئی کئی چراغ روشن کیے جاتے ہیں، اور بعض جگہ تو مکانوں کی چھتوں پر موم بتیاں جلائی جاتی ہیں، اور دیواروں پر قطار در قطار چراغ رکھ دیئے جاتے ہیں، یہ چراغاں اسلامی شعار نہیں، یہ سب بے جا اسراف اور فضول خرچی ہے، اس کو قرآن پاک یوں بیان کرتا ہے:

"اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ" (بنی اسرائیل: ۲۷)

ترجمہ: "بے شک فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔"

ایک اور مقام پر قرآن پاک نے اس کو یوں بیان کیا ہے:

"وَلَاتُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَايُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ" (الاعراف: ۳۱)

ترجمہ: "اور اسراف نہ کرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔"

علی بن ابراہیمؒ نے کہا ہے کہ روشنی کی بدعت اوّل برامکہ سے شروع ہوئی جو ایک آتش پرست قوم گزری ہے، وہ قوم مسلمان تو ہو گئی، لیکن آتش پرستی کے اثرات پھر بھی ان کی زندگی میں

نمایاں تھے، یہ لوگ اس موقع پر خاص طور سے روشنی کا اہتمام کرتے تھے، عباسی خلیفہ ہارون الرشید اور مامون الرشید کے دورِخلافت میں قوم برامکہ کو عروج حاصل تھا، جس کی وجہ سے یہ منکرات اہلِ اسلام میں رواج پا گئیں۔

۳: حلوہ: بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دندان مبارک جب شہید ہوا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلوہ نوش فرمایا تھا، اس کی کوئی اصل نہیں، نیز اس کا اعتقاد شرعاً جائز نہیں اور عقلاً بھی ممکن نہیں، کیونکہ دندان مبارک کی شہادت کا واقعہ شوّال کا ہے، شعبان کا نہیں۔

۴: مسجدوں میں اجتماع کا اہتمام: مبارک راتوں میں عبادت کا اہتمام اپنے گھروں میں کرنا چاہیے، بالخصوص شبِ براءت کے موقع پر، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرۂ مبارکہ میں ہی اس رات کی عبادت کی تھی، مسجد میں آپ تشریف نہیں لے گئے تھے، اب اگر اجتماع کا التزام ہو تو وہ بدعت شمار ہوگا۔

۵: نوافل کی جماعت: مبارک راتیں ہوں یا عام دن، عورتوں کا گھروں میں صلوٰۃ التسبیح کی جماعت کرانا اور مردوں کا مسجد میں صلوٰۃ التسبیح کی جماعت میں شریک ہونا یہ درست نہیں ہے، کیونکہ علماء عورتوں کے جماعت سے نماز پڑھنے کو منع فرماتے ہیں، جبکہ عندالاحناف نوافل کی جماعت نہیں۔

۶: قبروں پر پھول ڈالنا: حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے قبروں پر پھول اور چادریں چڑھانے کو سنت کی ضد قرار دیا ہے۔

۷: حضرت حمزہؓ کی فاتحہ: بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت امیر حمزہؓ کی شہادت ان دنوں میں ہوئی ہے، یہ ان کی فاتحہ ہے، اس کی کوئی اصل نہیں، اوّل تو تعیُّن تاریخ کی ضرورت نہیں، اور دوسرا خود یہ واقعہ بھی غلط ہے، کیونکہ آپؓ کی شہادت کا واقعہ شوال کا ہے، شعبان کا نہیں۔

۸: مُردوں کی روح: بعض لوگ اعتقاد رکھتے ہیں کہ شبِ براءت وغیرہ میں مُردوں کی روحیں گھروں میں آتی ہیں اور دیکھتی ہیں کہ کسی نے ہمارے لیے کچھ پکایا ہے کہ نہیں؟ اس کی بھی کوئی اصل نہیں ہے۔

۹: شبِ براءت کی فاتحہ: بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ جب شبِ براءت سے پہلے کوئی مر جائے تو جب تک اس کے لیے فاتحہ شبِ براءت نہ کیا جائے، وہ مُردوں میں شامل نہیں ہوتا، اور صرف اسی پر بس نہیں، بلکہ بعض جگہ پر تو رواج ہے کہ اگر تہوار سے پہلے کوئی مر جائے تو کنبہ بھر میں پہلا تہوار نہیں منایا جاتا ہے، جب کہ حدیث پاک میں مذکور ہے کہ جب مردہ مرتا ہے تو مرتے ہی اپنے جیسے لوگوں میں جا پہنچتا ہے، یہ نہیں کہ شبِ براءت تک اٹکا رہتا ہے۔

۱۰: ریاوتفاخر: اکثر اہلِ ثروت وبرادری کے لوگ ایک دوسرے کو بطور معاوضہ لیتے اور دیتے ہیں اور نیت اس میں یہی ہوتی ہے کہ فلاں شخص نے ہمارے یہاں بھیجا ہے، اگر ہم نہ بھیجیں گے تو وہ کیا کہے گا، الغرض اس میں بھی ریا اور تفاخر ہو جاتا ہے، کیونکہ نیت میں ہی خرابی ہے۔

۱۱: مسور کی دال: بعض لوگ اس تاریخ میں مسور کی دال ضرور پکاتے ہیں، اس کی بھی کوئی اصل نہیں ہے۔

۱۲: برتنوں کا بدلنا: یہ صرف کفّار کی نقل ہے۔

۱۳: گھر لیپنا: یہ صرف کفّار کی نقل ہے۔

۱۴: بی بی عائشہؓ کی روٹیاں بنانا: اس کی بھی کوئی اصل نہیں ہے، یہ سب باتیں بے بنیاد اور غلط ہیں۔

۱۵: قبرستان میں رات گزارنا: بعض لوگ شبِ براَت میں قبرستان جانے کا بڑا اہتمام کرتے ہیں، جماعتیں اور گروہ بنا کر قبرستان جاتے ہیں، اور ساری ساری رات قبرستان کی حاضری میں صرف کر دیتے ہیں، عبادت کا موقع ہی نہیں ملتا۔

۱۶: محفل نعت خوانی: بعض لوگ شبِ براءت کو لاؤڈ اسپیکر کھول کر محفلِ نعت خوانی کا اہتمام کرتے ہیں، اور بعض لوگ لاؤڈ اسپیکر پر ساری رات قرآن مجید پڑھ کر قرآن خوانی اور شبینہ کا اہتمام کرتے ہیں، جس سے دوسروں کی عبادات، ذکر واذکار اور آرام میں خلل واقع ہوتا ہے، عبادت کے نام پر دوسروں کو اذیت اور تکلیف دینے کا سبب بنتے ہیں، جو کہ حرام ہے۔

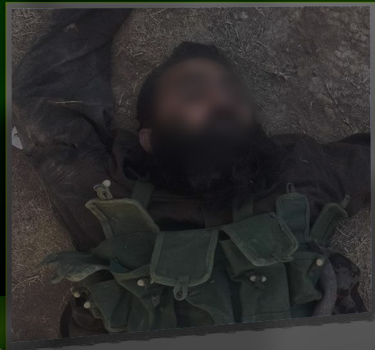
۱۷: چھ رکعات کا اہتمام: بعض لوگ شبِ براءت کو بعد نمازِ مغرب بڑے اہتمام کے ساتھ چھ رکعتیں پڑھتے ہیں، پہلی دو رکعت درازیِ عمر کی نیت سے، دوسری دو رکعت دفعِ بلا کی

نیت سے، اخیر کی دو رکعت کسی کا محتاج نہ ہونے کی نیت سے، اور ہر دو رکعت کے بعد سورۂ یاسین بھی پڑھی جاتی ہے، شریعتِ مطہرہ میں اس کا کوئی ثبوت نہیں، البتہ اس رات میں جتنی چاہیں نفل نمازیں پڑھ سکتے ہیں، درازیِ عمر، وسعتِ رزق، اور آفات وبلیات سے حفاظت کی دعا وغیرہ کر سکتے ہیں، جیساکہ عام دنوں میں کر سکتے ہیں۔ (فتاویٰ رحیمیہ)

ربِ لم یزل پروردگارِ عالم ہم سب کو شعبان کے برکات نصیب فرمائے، اور صحت وعافیت کے ساتھ رمضان المبارک کے روزے رکھنے اور دیگر عبادات کی توفیق عطا فرمائے، آمین یا رب العٰلمین!

شیر خیبر
قاری اسماعیل
شہید رحمہ اللہ

مولانا خالد قریشی



جنوری کی سرد صبح تھی، خاص طور پر خیبر ایجنسی کی سردی سے مجاہدین واقف ہی ہوں گے، جب خیبر ایجنسی کے سنگلاخ پہاڑوں میں ایک معرکہ برپا ہوا۔ یہ میدان بیک وقت فوجی کمین گاہ اور مجاہدین کا راستہ تھا، ایک دم گولیاں گرجیں اور بارود کی بو آئی، اور مجاہدین کی للکاریں فضاؤں میں گونج رہی تھیں۔ اسی معرکے میں مردِ مجاہد، بہادر سپہ سالار، شیر خیبر، والی خیبر قاری اسماعیل رحمہ اللہ اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے شہادت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوئے۔

قاری اسماعیل رحمہ اللہ ایک غیر معمولی شخصیت کے حامل تھے۔ ان کی جوانی دین کی سربلندی اور اسلامی نظام کے قیام کے لیے وقف رہی۔ وہ میدانِ قتال کے ایسے مسافر تھے جن کی زندگی کا ہر لمحہ جہاد کے لیے وقف تھا۔ انہوں نے نہ صرف اپنی جان بلکہ اپنا مال، وقت اور صلاحیتیں سب کچھ اس راہ میں لگا دیا۔ جب ساتھی انہیں محاذ سے مرکز لوٹنے کا کہتے تو وہ بات کو ادھر ادھر کر دیتے اور کوئی مذاق سنا کر بات چیت کا موضوع بدل دیتے۔ میں بذات خود ان کے ساتھ دو مرتبہ طویل سفر پر رہا مگر مجھے ان کی اس خوبی کا بلکل بھی اندازہ نہیں تھا، وہ کبھی اپنا کوئی واقعہ سناتے تو میں سمجھتا کہ قاری صاحب لڑکپن کا قصہ سنا رہے ہوں گے، اب یہ ایسے نہیں ہوں گے۔

قاری صاحب رحمہ اللہ کا محاذ پر ہونا اس لیے بھی ممتاز تھا کہ وہ اپنے بیٹے کو بھی ساتھ لیکر گئے تھے، جسے ایک باپ اور ایک ماں ہی سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کتنا مشکل عمل ہے، یہی نہیں بلکہ وہ نو ماہ سے محاذ پر تھے اور مسلسل ساتھیوں کی تجہیز و ترسیل اور میدان کو گرم رکھنے میں مصروف عمل رہے۔ اور یہ پہلے شخص بھی نہیں بلکہ ہم نے استاد قریشی رحمہ اللہ معاون والی برائے ولایت ملاکنڈ کی صورت میں بھی دیکھا کہ ایک ہی لمحے میں دو بیویوں نے شوہر اور ایک ماں نے بیٹا کھو دیا، جبکہ کئی بہنیں باپ اور بھائی کی جدائی سہہ گئیں۔

ان دونوں شہداء سمیت مولانا طہٰ رحمہ اللہ (رکن رہبری شوری) کی شہادتوں نے دشمن کے منہ پر بھی زوردار طمانچہ رسید کیا، جو صبح شام ان کلمات کا ورد کرتا رہتا ہے کہ دشمن افغانستان سے آیا اور تحریک طالبان پاکستان کی قیادت افغانستان میں ہے۔

ان کی زندگی ہمیں سکھاتی ہے کہ جو لوگ سچائی کے راستے پر نکلتے ہیں، وہ کسی قیمت پر پیچھے نہیں ہٹتے۔ ان کی شہادت ہمیں یاد دلاتی ہے کہ اسلام کی عزت، عظمت، اور سربلندی کے لیے ہمیں اپنی جانیں پیش کرنی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ قاری اسماعیل رحمہ اللہ کی قربانی کو قبول فرمائے، ان کے درجات بلند فرمائے، اور ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

شاعر ماہر القادری لکھتے ہیں:

شہیدوں کے لہو سے جو زمیں سیراب ہوتی ہے
بڑی زرخیز ہوتی ہے بہت شاداب ہوتی ہے

جہاں سے غازیانِ ملّتِ بیضاء گزرتے ہیں
وہاں کی کنکری بھی گوہرِ شب تاب ہوتی ہے

فتح و کامیابی کا راز

احمد سنجار فاروقی

جہاد، جو ایمان کی بلند ترین منزل اور عمل کی انتہاء ہے، اپنی کامیابی کے لیے ایک مضبوط قیادت اور اس قیادت کی بے چوں و چرا اطاعت کا تقاضا کرتا ہے۔ اگر ہم تاریخِ اسلام پر نظر دوڑائیں، تو یہ حقیقت واضح ہوجاتی ہے کہ ہر کامیاب اسلامی تحریک کی اساس صرف اور صرف اطاعتِ امیر پر قائم رہی ہے۔ اطاعت وہ سنہرا اصول ہے جس نے مسلمانوں کو بدر کے میدان میں فتح کی لذت سے ہمکنار کیا، اور اسی اطاعت کی بدولت خلفائے راشدین کے دور میں اسلامی فتوحات کا پرچم بلند ہوا۔ لیکن جہاں بھی اس اصول سے انحراف کیا گیا، وہاں شکست اور ذلت کا سایہ در آیا۔ یہی اصول آج بھی جہاد کے ہر محاذ پر قائم و دائم ہے، اور ہر وہ جماعت جو اپنے امیر کی اطاعت میں پختہ اور ثابت قدم رہتی ہے، اللہ کی نصرت سے سرفراز ہوتی ہے۔ اس کے برعکس، جو لوگ اپنی خود رائی، انا اور ذاتی مفادات کے زیرِ اثر قیادت سے بغاوت یا اختلاف کرتے ہیں، وہ نہ صرف اپنی ذاتی تباہی کا سامان کرتے ہیں بلکہ اپنی تحریک کو بھی نقصان پہنچاتے ہیں۔ یہ وہ حقیقت ہے جو ہمیں قرآن، سنت اور اسلامی تاریخ میں قدم قدم پر نظر آتی ہے، اور یہی اصول ایک مجاہد کے لیے زندگی اور موت کا مسئلہ بنتی ہے۔

جماعت میں رہنا اس لیے ناگزیر ہے کہ یہ فرد کی توانائی کو مجتمع کر کے ایک ایسی طاقت میں بدل دیتی ہے جس کا مقابلہ کوئی بھی قوت نہیں کر سکتی۔ جماعت میں اتحاد اور قیادت کی اطاعت، ایک فرد کے ذاتی مفادات سے بڑھ کر پورے جہادی مقصد کی کامیابی کی ضامن ہے۔ جب افراد ایک متفقہ مقصد کے تحت قیادت کے زیرِ سایہ متحد ہوتے ہیں، تو ان کی طاقت یکجا ہو کر ایک مضبوط سیلاب کی صورت اختیار کر لیتی ہے، جسے کوئی بھی دشمن روک نہیں سکتا۔ اسلام میں کامیاب جماعتوں کی یہی پہچان ہے کہ ان کے افراد نے اپنی ذاتی خواہشات کو قیادت کے نظم و ضبط کے تابع کر لیا، جس سے انہیں اللہ تعالیٰ کی نصرت حاصل ہوئی اور وہ میدانِ جنگ میں سرخرو ہوئے۔ اسلام کی تاریخ گواہ ہے کہ جب کسی جماعت میں نظم، اتحاد اور قیادت کے ساتھ مکمل اطاعت کا رشتہ قائم رہا، تو کامیابی ان کا مقدر بنی، لیکن جہاں جماعتیں انتشار کا شکار ہوئیں، وہاں دشمن نے ان کی صفوں میں رخنہ ڈال کر ان کی قوت کو پارہ پارہ کر دیا۔

تاریخ کا سبق :

اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں اپنے مقرر کردہ رہنماؤں کی اطاعت کا حکم دیا، اور اس کا سب سے پہلا اور اہم نمونہ حضرت آدم علیہ السلام کی داستان میں ملتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر خلیفہ مقرر کیا، تو فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ سجدہ کریں، اور تمام فرشتوں نے فوراً اطاعت کی، لیکن ابلیس نے تکبر و عجب کی راہ اختیار کی اور انکار کر دیا، جس کے نتیجے میں وہ ہمیشہ کے لیے مردود قرار پایا۔ یہی تکبر اور انانیت ہر دور میں فتنوں کی جڑ بنے ہیں، اور جب بھی کسی جماعت میں افراد اپنے آپ کو قیادت سے بالاتر سمجھنے لگتے ہیں، وہاں ٹوٹ پھوٹ اور اختلافات کی لہر چل پڑتی ہے۔ اسلامی تاریخ میں ایسی بے شمار مثالیں ملتی ہیں کہ جب مسلمانوں نے قیادت کے تحت متحد ہو کر دشمن کا مقابلہ کیا، تو کامیابی ان کا مقدر بنی، لیکن جب انہوں نے قیادت سے روگردانی کی، تو انتشار اور کمزوری نے ان کا دامن پکڑ لیا۔

تحریک طالبان پاکستان ایک وقت میں دنیا کی سب سے منظم اور مضبوط جہادی تحریکوں میں شمار ہوتی تھی، لیکن کچھ ماضی قریب کے کچھ ناخوشگوار حالات نے اس کے سفر میں رخنہ ڈال دیا ۔ جب یہ جماعت اپنے اصولوں پر قائم اور امیر کی اطاعت میں متحد تھی، تو اللہ کی نصرت نے اسے کامیابیاں عطا کیں، مگر جیسے ہی بعض افراد نے اپنی انا نیت اور خود غرضی کی بنیاد پر قیادت سے انحراف کیا، تحریک کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ۔ انتشار اور خلفشار کے سبب دشمن نے اس کی طاقت کو کمزور کرنے کا موقع پایا، اور نتیجتاً جماعت کئی دھڑوں میں تقسیم ہوگئی ۔ لیکن اللہ کے کرم سے امیر محترم ابو منصور عاصم مفتی نور ولی محسود صاحب حفظہ اللہ کی قیادت میں اس تحریک کو دوبارہ منظم کیا گیا، اور اس میں ایک نئی روح پھونکی گئی ۔ ان کی حکمت و بصیرت اور شرعی اصولوں پر مبنی قیادت نے جماعت کو نہ صرف داخلی استحکام دیا، بلکہ اس میں ایک نئی جہت پیدا کی ۔ آج تحریک طالبان پاکستان دوبارہ اپنی قوت مجتمع کر رہی ہے، مگر اس کے لیے ضروری ہے کہ ہر فرد ذاتی مفادات کو پسِ پشت ڈال کر امیر کی اطاعت کرے، تاکہ یہ تحریک ایک بار پھر اپنی اصل طاقت کے ساتھ ابھر سکے ۔ جب ایک مجاہد جہاد کا راستہ اختیار کرتا ہے، تو وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنی ذات، اپنے جذبات، اور اپنی خواہشات کو قربان کرتا ہے ۔ اگر کوئی شخص اپنی انا اور اپنے ذاتی نظریات کو جماعت پر مسلط کرنے کی کوشش کرتا ہے، تو وہ دراصل جہاد کے بنیادی اصولوں سے انحراف کر رہا ہے ۔ جماعت کی کامیابی صرف اسی وقت ممکن ہے جب ہر فرد اپنے امیر کی مکمل اطاعت کرے اور کسی بھی قسم کی خود مختاری یا گروہی تعصب سے گریز کرے ۔

فتح وعزت کا راستہ :

یہ وقت ہر مجاہد کے لیے خود احتسابی کا ہے کہ آیا وہ واقعی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اس راستے پر آیا ہے، یا اس کے قدم اس کی انا اور ذاتی خواہشات کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں ۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ تحریک طالبان پاکستان اپنی عظمت کو دوبارہ بحال کرے اور اللہ کی مدد اس کے شاملِ حال ہو، تو ہمیں اپنے امیر کی قیادت میں متحد ہونا ہوگا ۔ ہمیں سمجھنا ہوگا کہ اللہ کی نصرت صرف ان لوگوں کے لیے ہے جو ایک قیادت کے تحت منظم اور مطیع ہوتے ہیں ۔ اگر ہم اطاعتِ امیر کے اس بنیادی اصول کو پسِ پشت ڈال دیں گے، تو نہ صرف اپنی دنیاوی کامیابی سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے، بلکہ آخرت میں بھی اللہ کے عذاب کے مستحق ہوں گے ۔ تاریخ گواہ ہے کہ جو قومیں اپنی قیادت کے ساتھ مخلص رہیں، وہی کامیابی سے ہمکنار ہوئیں، اور جو لوگ انتشار، سرکشی اور خود غرضی کا شکار ہوئے، وہ ذلت اور شکست کے گڑھے میں جا گرے ۔ آج بھی اگر ہم کامیابی کے طلبگار رہیں، تو ہمیں چاہیے کہ ہم اطاعتِ امیر کے اصول کو اپنائیں اور متحد ہو کر جہادِ پاکستان کے سب سے بڑی پلیٹ فارم تحریک طالبان پاکستان کے راستے پر آگے بڑھیں ۔ یہی وہ راستہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا، فتح اور عزت کی ضمانت دیتا ہے، اور یہی فتح و کامیابی کا راز ہے ۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ

اور گمان نہ کرو ان لوگوں پر جو قتل ہوئے اللہ تعالی کی راہ میں، عام مردوں کی طرح،
بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے ہاں انہیں رزق دیا جاتا ہے

سلسلہ یادِ شہداء

(05)

شہید معاذ کشمیری اور شہید عتیق رحمھما اللہ

تحریر: سیف اللہ عمار

گزشتہ دنوں مجاہدین اپنے مراکز کی جانب محو سفر تھے کہ ہمارے دو ساتھی معاذ اور عتیق رحمھما اللہ دشمن کے ڈرون حملے کا نشانہ بن گئے۔

شہید معاذ رحمہ اللہ کشمیر کے شہزادے تھے۔ کشمیری نوجوان تو ویسے ہی حسن کے پیکر ہوتے ہیں۔ وہ بھی ظاہری حسن سے مالا مال تھے مگر اس کے ساتھ ساتھ اللہ جل شانہ نے ان کو باطنی حسن بھی عطا کیا تھا۔ مختصر کہیں تو خوبصورت اور خوب سیرت تھے۔ اور جب یہ دو چیزیں ایک ہی انسان میں جمع ہو جائیں تو انسان ہر کسی کی آنکھ کا تارا بن جاتا ہے۔ تو معاذ شہید رحمہ اللہ بھی مجاہدین کے دلوں میں بستے تھے۔

شہید عتیق رحمہ اللہ کراچی کے رہنے والے تھے۔ دین کا درد اور فکر ان کے دلوں میں گھر کر گئی تھی، جس کی وجہ سے کراچی کو چھوڑ کر اللہ جل شانہ کے دین کے لیے ہجرت کا مشکل اور

کٹھن سفر کیا اور روشنیوں کے شہر سے آزمائشوں کی صف کا حصہ بن گئے۔ گویا اللہ تعالیٰ سے لقاء کا شوق اسے مجاہدین تک لے گیا۔ مگر مجاہدین کے مرکز میں بھی زیادہ ٹائم نہ ٹھہرے وہاں بھی ان کو سکون محسوس نہ ہوا۔
بقول شاعر:
''مرض بڑھتا ہی گیا جوں جوں دوا کی''
اور جلد ہی میدان کارزار کا رخ کرنے لگے۔ سفر میں شاید بلکہ یقیناً ان کا شوق اپنی انتہاء کو پہنچ گیا ہوگا۔ تب اللہ تعالیٰ نے ان کو وہ چیز عطاء ہی کر دی جس کے لیے انہوں نے اپنے گھر و عزیز و اقارب کو چھوڑا۔

انسان جب اللہ تعالیٰ کے لیے کچھ چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بھی اس پر انعامات کی بارش کر دیتے ہیں۔
جب ان نوجوانوں نے اللہ کے لیے اپنے وطن کو چھوڑا۔۔۔
والدین سے رخصت لی۔۔۔
بھائیوں اور بہنوں کو الوداع کہا۔۔۔
مال و دولت آسائش و سکون و آرام ترک کیا۔۔۔
کاروبار کے مواقع چھوڑے۔۔۔
اور یہ سب فقط اس مقصد کیلئے کیا جو دین مبین میں مطلوب ہے۔ جس کا اللہ جل شانہ نے حکم دیا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو ہجرت کی عظیم سعادت بخشی۔
ان پر اپنی نصرت کے دروازے کھولے اور ان کو خیریت سے مجاہدین تک پہنچا دیا۔ اس کے بعد مجاہدین کی صحبت عطاء کی اور آخر میں وہ عظیم نعمت بھی ان کو عطاء کر دی گئی جس کی خواہش ہمارے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی۔۔۔
جس کو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے طلب کیا۔۔۔
جو مرتبہ عثمان و علی نے پایا۔۔۔
جس کا انتظار کرتے کرتے خالد بن ولید بستر پر جان دے گئے۔۔۔
ہاں شہادت کا مرتبہ، اور درجہ ہی نہیں بلکہ عظیم شہادت ان کو ملی۔ جسم چھلنی ہوا اور گرد و غبار سے اٹ گیا، اور یہ وہی گرد و غبار تھی جس کے لگنے سے ان پر جہنم کی آگ حرام ہو گئی۔ ان شاء اللہ۔

یقیناً وہ مائیں خوش قسمت ہیں جن کو اللہ جل شانہ ایسے غیور بیٹے دئیے ہیں۔
جو گفتار کے نہیں کردار کے غازی ہوتے ہیں۔
جو صرف علم سے ہی نہیں عمل کی دولت سے بھی مالا مال ہوتے ہیں۔
جن کی آنکھوں میں حیا ہوتی ہے۔
جن کے دلوں میں مظلوم امت مسلمہ کیلئے تڑپتے ہیں۔

معاذ و عتیق میں بھی فکر تھی۔
درد تھا۔
جذبہ تھا۔
کڑھن تھی۔
جی ہاں! آج کل کے دور میں ایسے نوجوان کہاں ملتے ہیں؟
میرے بھائیو! ان نوجوانوں نے اپنے عمل و کردار سے دعوت دی ہے۔ ہم ان کے نقش قدم پر چلیں گے تو ان شاء اللہ کامیابی ہمارا مقدر بنے گی۔
آئیے ہجرت و جہاد کی راہوں میں مجاہدین پاکستان کے ہمرکاب بن جائیے۔

موجودہ نظام پر تنقیدوں کے باوجود اسلامی نظام سے اجنبیت کیوں؟

سیف اللہ فقیر

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ آج کل ہر عام پاکستانی ملک کے حالات سے تنگ آ چکا ہے، پاکستان پر رائج نظام سے باغی اور پاکستان پر قابض سیاسی، ملٹری اور عدالتی اور بیوروکریسی کے مظالم کا شکار ہے۔ مگر اس کے باوجود اگر وہ خاموش ہے تو۔۔۔

لاپتہ ہونے کی ڈر سے۔۔۔

ایجنسیوں کی ٹارگٹ کلنگ کے خوف سے۔۔۔

جعلی مقابلے سے بچنے کی خاطر۔۔۔

اور جان جانے کی سوچ سے۔۔۔

اسی لیے وہ ہر ظلم و ناانصافی برداشت کرتا چلا آرہا ہے۔

ہر ذی شعور پاکستانی کو معلوم ہے کہ پاکستان میں اگر کوئی طبقہ خوشحال ہے تو وہ اداروں کے اعلی افسران یا پھر حکومت میں شامل سرمایہ دار سیاست دان ہی ہیں۔ عوام پہلے بھی اچھی زندگی گزارنے کے لیے بھٹک رہے تھے اور آج بھی اسی کوشش میں یونان اور لیبیا کے سمندروں میں ڈوب رہے ہیں۔ لیکن طبقہ بالا ہمیشہ کی طرح آج بھی اپنے اندرون و بیرون ممالک کے محلوں میں شاہانہ زندگی گزار رہا ہے۔

یہاں میرا یہ سوال عام پاکستانیوں سے نہیں بلکہ پاکستان کے قابل اور دیانت دار معاشی ماہرین، مختلف ذمہ داران، دینی طبقہ، معزز سماجی رہنماؤں اور حریت پسند صحافیوں سے ہے کہ آخر جب وہ اس نظام کے خلاف لکھتے اور بولتے ہیں تو اسلامی نظام کی حمایت کیوں نہیں کرتے؟ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ بھی سمجھتے ہیں کہ یہ نظام ہمارے مسائل حل نہیں کرسکتا اور اس نظام سے بہتری کی توقع رکھنا ہی فضول ہے تو پھر اس کے مقابلے میں اسلامی نظام کی بات کیوں نہیں کرتے اور ان سمیت ہر کسی کی اسلامی نظام سے اتنی بے رخی کیوں ہے؟

میں یہاں چند مضامین کا اقتباس بھی لکھوں گا تاکہ پاکستانی عوام و خواص کو بھی پتہ چلے کہ اس نظام کو صرف طالبان ہی برا نہیں سمجھتے بلکہ مختلف شعبوں کے معزز ماہرین بھی اس نظام سے باغی ہو چکے ہیں۔

پاکستان کے مشہور سائنس دان اور کالم نگار ڈاکٹر عطاء الرحمان نے ۱۲ دسمبر کو "ٹیکنوکریٹ جمہوریت کی ضرورت" کے عنوان سے ایک کالم لکھا، جس میں انہوں نے مختلف ممالک کے معاشی و سیاسی نظام پر بات کی مگر انہوں نے اس سب کو ٹیکنوکریٹ جمہوریت بنا کر پیش کیا، یہ انکی اور اخبار کی شاید مجبوری ہو کہ وہ کھل کر جمہوریت کے خلاف نہ لکھ سکتے ہوں مگر ان کی گفتگو میں اہم بات یہ تھی کہ وہ دیانت دار اور ماہرین پر مشتمل لوگوں کی ٹیم کو حکومت میں شامل کرنے کی بات کرتے ہیں۔

وہ لکھتے ہیں:

"متعدد جمہوری حکومتوں کے بعض بدعنوان اقدامات، حکومتی معاہدوں میں بین الاقوامی توانائی کے پراجیکٹس کے تناظر میں جھلکتے ہیں، جنہوں نے ہماری صنعت کو تباہ اور عوام کو لاچار کردیا۔ ہمارے مسائل کے حل کے لیے موجودہ پالیسیوں میں انقلابی تبدیلی کی ضرورت ہے۔ ہمیں اس دور میں سماجی و اقتصادی ترقی میں علم کی اہمیت کو سمجھنا ہوگا اور معیاری تعلیم، سائنس، ٹیکنالوجی اور جدت طرازی کو اپنی حکومتی پالیسیوں کا بنیادی ستون بنانا ہوگا۔ ہمیں فوری طور پر ایک ایماندار اور پربصیرت تکنیکی ماہرین پر مشتمل حکومت کی

ضرورت ہے۔ تکنیکی ماہرین پر مشتمل انتظامیہ بدعنوانی کے امکانات کو کم کر سکتی ہے۔ کیونکہ ان کا انتخاب سیاسی وابستگیوں کی بجائے مہارت اور میرٹ کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ ماہرانہ صلاحیتوں اور تکنیکی مہارتوں پر مشتمل ایک ٹیکنوکریٹ حکومت پیچیدہ اور کثیر جہتی مسائل کو بہتر طور پر نمٹا سکتی ہے۔"

ایک اور کالم اسی مہینے کی پانچ تاریخ کو جنگ اخبار میں ریٹائرڈ جج شاہد جمیل نے لکھا۔ جس میں انہوں نے حکمرانی پر قابض لوگوں کی غیر قانونی سرگرمیاں بتائی ہیں۔ جج صاحب نے لکھا ہے کہ انہوں نے ضمیر کی آواز پر استعفی دے دیا ہے کیونکہ بطور جج بھی غیر قانونی کاموں کو نہیں روک سکتے تھے۔

جج صاحب رقم طراز ہیں:

"تعلیم، ہاؤسنگ سکیم اور صحت حکومت کے بنیادی فرائض میں شامل ہے لیکن اس مملکت خداداد میں اسے نجی شعبے کے حوالے کر دیا گیا ہے اور اس کاروبار کو کرنے والے دیکھتے دیکھتے ارب پتی بن گئے ہیں۔ یہ دولت قانون شکنی کے بغیر حاصل کرنا ناممکن ہے۔ میں نے ان تینوں شعبوں میں لوگوں کے بنیادی حقوق کی پامالی کا نوٹس لیا اور ان مفاد عامہ کے مقدمات کو کچھ عرصہ چلایا کچھ خاطر خواہ کامیابی اس لیے نہ ہوئی کہ اس کاروبار کو چلانے والے بالواسطہ اور بلاواسطہ حکومت اور مقننہ میں موجود ہیں"

ان دونوں مختلف شعبوں کے ماہرین نے اپنے اپنے انداز میں حالیہ جمہوری نظام کی دبے لفظوں میں تنقید کی ہے۔ اسی طرح کئی صحافی، کالم نگار اور ماہرین اس نظام پر عدم اعتماد کا اظہار کر چکے ہیں۔ بہت لوگ مایوس ہو کر انفرادی طور پر فلاحی کاموں میں مصروف ہو گئے ہیں۔ ہم اس مضمون کے ذریعے ان تمام ماہرین سے (جو پاکستان کو مسائل سے نکالنے کی اہلیت رکھتے ہیں) پوچھتے ہیں کہ جمہوری نظام کی بدترین کارکردگی کے باوجود اور مسلمان ہونے کے باوجود اسلامی نظام سے اجنبیت کیوں؟۔

ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات

عمر دیبلی

جب جب دنیا میں اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے اسلامی تحریکات کھڑی ہوتی ہیں تب تب ان دین کے متوالوں کے ساتھ ساتھ عام مسلمانوں کو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جن کا ان تحریکوں سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ شعوری یا غیر شعوری طور پر خود کو یا اپنے خاندان کو، یا اپنی معیشت کو، یا اپنے گھر کو ان تکالیف سے بچانا چاہتا ہے جو اس راستے میں پیش آتی ہیں۔ جبکہ دین کے متوالے تو نکلتے ہی اسی لئے ہیں کہ ہم اللہ کے راستے میں اپنی جاں کا نذرانہ پیش کریں گے لیکن یہ اللہ سبحانہ و تعالی کی سنت ہے کہ جب ایک انقلاب کا راستہ بنتا ہے تو سب لوگوں کو قربانیاں دینی پڑتی ہیں خواہ وہ اس کے لئے ذہنی طور پر تیار ہو یا نہ ہو۔

بات کرنے کا مقصد ایک خاص نقطے کی طرف مسلمانوں کی توجہ دلانا ہے کہ جب ان کے خطے کی طرف کوئی اسلامی جماعت یا تحریک پیش قدمی کرتی ہے تو ایسے وقت میں وہ مسلمان جن کو نہ دین دشمن سے کوئی سروکار ہے اور نہ اسلام پسندوں سے، سب سے زیادہ وہ پستے ہیں۔ کیونکہ بے دین خصوصا صاحب مال و زر گھرانے تو ایسے حالات بھانپ کر فوراً دیگر ممالک فرار ہوجاتے ہیں لیکن وہ لوگ جو نہیں جاسکتے، بہت ظلم سہہ لیتے ہیں۔

اس کی ایک وجہ تو ان کی اسلام سے دوری یا میٹھا اور ٹھنڈا اسلام ہے، جس کی وجہ سے وہ یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ہم کو کوئی نقصان نہیں ہوگا ہم نے نہ ہی کبھی کسی اسلام پسندوں سے تعلق قائم کیا اور نہ ہی کبھی دین دشمنوں سے دشمنی مول لی لیکن یہ ان کی غلطی ہے۔ شام کی مثال ہمارے سامنے ہے کہ وہاں کے مسلمان بالخصوص سنی مسلمان حافظ الاسد کے دور سے ہی تکالیف و سختیاں برداشت کر رہے تھے۔ جیسا کہ آج کل پاکستان کے ظاہری حالات دیکھ کر لگتا ہے کہ سب کچھ ٹھیک چل رہا ہے لیکن اندرون خانہ ظلم، جبری گمشدگیاں اور جعلی مقابلوں میں شہادتیں کہاں تک پہنچ گئیں؟۔ شام کے مسلمانوں نے بھی اس کے خلاف جب احتجاج شروع کیے اور تحریک چلائی تو ان پر ظلم کے پہاڑ توڑے گئے، جس سے کوئی بھی گھرانہ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکا چاہے وہ شہادت ہو، گمشدگی ہو یا دربدری و معذوری، لیکن بہرحال ان سب آزمائشوں سے گزرنے کے بعد ہی اللہ تعالی نے ان کی بھرپور مدد کی۔

پاکستان کے مسلمانوں کی توجہ اسی بات کی طرف کرانا چاہتا ہوں کہ دنیا کے اندر حالات تیزی سے بدل رہے ہیں اور کوئی بھی شخص چاہے وہ کسی بھی خطے میں ہو زندگی کے کسی بھی شعبے سے ہو یا کسی بھی عمر میں ہو اپنے آپ کو ان بدلتے ہوئے حالات سے بچا نہیں سکتا۔ افغانستان میں تو پھر بھی بیس سال لگے۔ شام میں تیرہ سال لگے اور غزہ کے اندر بھی ایک تاریخی تبدیلی آئی ہے۔ اسی طرح پاکستان بھی دنیا کے ان ممالک میں سے ہے جس میں تیزی سے تبدیلی آرہی ہے۔ چاہے ملک کی دفاعی صورتحال ہو یا معاشی، ہر چیز سقوط کی طرف جارہی ہے۔ پاکستانی قوم ایک ایسے مرحلے میں داخل ہو چکی ہے کہ اب ان کے لوگوں کو صبح شام کی دوڑ سے نکل کر سوچنا چاہیئے کہ حالات کا تقاضا کیا ہے اور حالات ہمیں کس طرف اشارہ دے رہے ہیں؟۔

حالات سے باخبر رہیں:

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اکثر مسلمان دنیا کے دھندوں میں اس طرح گم ہو چکے ہیں کہ ان کو دنیا کے حالات سے کوئی

سروکار ہی نہیں ہے کہ جب وہ خبروں میں سنتے ہیں کہ شام میں جنگ ہورہی ہے تو وہ یہ سوچتے ہیں کہ جنگ تو وہاں ہورہی ہے ہمارے پاکستان میں نہیں ۔ شام کے مسلمانوں اور غزہ کے مسلمانوں پر اسرائیل یا روس یا امریکہ بمباری کر رہا ہے تو ان کے ماتھے پر کوئی بل نہیں آتا ۔ وہ اسی خوش فہمی میں مبتلا ہے کہ شامی عورتیں اور بچے مر رہے ہیں میرے تو نہیں ۔ لیکن اگر وہ اس پر غور کرے تو یہ ایک دھوکے میں وہ پھنسا ہوا ہے جب شام میں حالات خانہ جنگی کی طرف گئے تو وہاں بھی مسلمان روزمرہ کی طرح دنیا کے جھمیلوں میں گھرے ہوئے تھے ۔ اور بالآخر جاگ گئے، تو یہی کچھ پاکستان میں بھی ممکن بلکہ قریب ہے ۔

دشمن کو پہچانیں :

پاکستان کے مسلمانوں کو چاہیے کہ کبوتر کی طرح آنکھیں بند نہ کریں، بلکہ آنکھیں کھول کر اور دماغ استعمال کر کے اپنے دشمن کو پہچانیں ۔ اور اپنے دشمن کو صرف پہچاننا ہی مقصود نہیں ہے بلکہ اسے پہچان کر دوست کی صف میں کھڑا ہونا مقصود ہے ۔

اپنے دفاع کا سامان کریں :

اگر پاکستان میں خانہ جنگی جیسے حالات بن گئے تو اس فوج کے ساتھ ساتھ بہت سی اور طاقتیں بھی ہیں جو اس انتظار میں بیٹھی ہیں کہ جیسے ہی ان کو موقع ملے وہ مسلمانوں کا خون بہائیں، جس طرح انہوں نے شام و عراق میں بہایا ہے ۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنے دفاع کا سامان پیدا کریں تاکہ کسی بھی ناخوش گوار حالات میں کم از کم آپ اپنے اہل و عیال کا دفاع تو کر سکیں ۔

اپنے سرمایے کو محفوظ کریں :

جب سے دنیا بنی ہے تو دنیا کی اصل کرنسی سونا چاندی ہی ہے لہذا یہ سب بینک اکاؤنٹ، ایزی پیسہ وغیرہ سے اپنے سرمائے کو نکالیں اور سونے کی اصل حالت میں رکھیں ۔ سونا ایک ایسی چیز ہے کہ پوری دنیا میں کہیں بھی کارآمد ہے چاہے آپ کسی بھی مشکل میں ہو اور دنیا کے کسی بھی ملک میں ہوں ۔ یا کم از کم اپنی کاغذی کرنسی ہی کو نقد میں رکھیں تاکہ بوقت ضرورت کام آسکے ۔ ایسا نہ ہو کہ وہاں حالات خراب ہوں اور یہاں آپ کا اکاؤنٹ بلاک ہوجائے ۔

مجاہدین کی نصرت کیجئے :

پاکستان کے مسلمانوں سے یہ بھی ایک گزارش ہے کہ خدارا! ان مجاہدین کی مدد و نصرت کیجئے جو اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے محاذ پر سرگرم ہیں اور جان و مال سے بھی بلکہ کسی بھی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کر رہے ہیں ، اور پاکستان کے مسلمانوں کی بقاء ، ان کی عزت و آبرو ، دین و دنیا کی خاطر اپنا سب کچھ چھوڑ کر اس راہ پر خطر میں اپنی کوششوں میں مصروف ہیں ۔

تم شہرِ اماں کے رہنے والے
درد ہمارا کیا جانو
ساحل کی ہوا تم موج صبا
طوفان کا دھارا کیا جانو

حق و سچ کی تلاش کریں

عبداللہ مجاہد

اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر ایک فطری صلاحیت رکھی ہے کہ وہ دلائل و حقائق کو دیکھ کر حق کو پہچان سکتا ہے یعنی حق و باطل میں تمیز کر سکتا ہے۔ اگر انسان کو سمجھ نہ آ رہی ہو تو علماء اہل حق موجود ہیں۔ وہ شریعت اسلامیہ کی روشنی میں آپ کو جواب دیں گے کہ حق کیا ہے اور حق پر کون ہے۔ لیکن اگر کوئی از خود یا کسی سے پوچھ کر اور حق جان کر بھی عناد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے حق پہچاننے کی صلاحیت جو کہ فطری طور پر اللہ جل شانہ نے اس کو عطا کی ہوتی ہے چھین لیتے ہیں۔ تو حق کو جھٹلانے کی سزا ہی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے حق پہچاننے کی صلاحیت سلب کر لیتے ہیں اور پھر ان کے دلوں پر مہر لگا دی جاتی ہے۔ وہ بسبب اپنے اعمال کے اندھے بہرے اور گونگے ہو جاتے ہیں۔

جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے :

"خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿البقرہ ۷﴾"

ترجمہ :

"اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر لگا دی ہے (۹) اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے اور ان کے لئے زبردست عذاب ہے۔"

مفتی تقی عثمانی صاحب اس کی آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں :

"اس آیت میں یہ واضح فرمایا گیا ہے کہ ضد اور ہٹ دھرمی بڑی خطرناک چیز ہے، اگر کوئی شخص ناواقفیت یا غفلت وغیرہ کی وجہ سے کسی غلطی کا ارتکاب کرے تو اس کی اصلاح کی امید ہو سکتی ہے ؛ لیکن جو شخص غلطی پر اڑ جائے اور تہیہ کر لے کہ کسی بھی حالت میں بات نہیں ماننا ہے، تو اس کی ضد کا آخری انجام یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے دل پر مہر لگا دی جاتی ہے جس کے بعد اس سے حق کو قبول کرنے کی صلاحیت ہی ختم ہو جاتی ہے، اللہ تعالیٰ اس حالت سے محفوظ رکھے، لہذا اس پر شبہ نہیں ہونا چاہیے کہ جب خود اللہ تعالیٰ نے ان کے دل پر مہر لگا دی تو معذور ہو گئے اس لئے کہ یہ مہر لگانا خود انہی کی ضد اور تہیہ کرنے کا نتیجہ ہے کہ حق بات نہیں ماننی۔"

اللہ اکبر! باطل پر اندھی پختگی اور حق پر دلائل ہونے کے باوجود حق کو نہ ماننا انتہائی بری چیز ہے۔ جس کا نقصان یہی ہے کہ ایسے شخص کو سمجھانا یا نا سمجھانا برابر ہو جاتا ہے۔ حق کو نہ ماننا بہت ساری وجوہات کی بنا پر ہو سکتا ہے۔ اندھی عقیدت اور شخصیت پرستی اس حوالے سے دو بڑی مہلک چیزیں ہیں جس نے آجکل نصف سے زائد دنیا کو لپیٹ میں لے لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر سے امت مسلمہ کو بچائیں۔ آمین۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت ساری وجوہات ہیں جن کی وجہ سے انسان حق کو نہ ہی پہچانتا ہے اور نا ہی مانتا ہے۔

اسی طرح تحریک طالبان پاکستان پر خوارج اور دہشت گردی سمیت مختلف ٹھپے لگانے والے لوگ اگر دلائل و قرائن کی راہ پر چل پڑیں تو یقینا انہیں الگ دنیا دیکھنے کو ملے گی مگر مسئلہ وہی ہے کہ انہوں نے باطل پر ٹکے رہنے کی قسم کھا رکھی ہے کہ ہم نے نہ تو خوارج کو جاننا ہے اور نہ ہی فوج کے موقف پر دلائل کو تلاشنا ہے، بس یہی ہمارے بڑے ہیں انہوں نے جو کہا وہی حق ہے۔ لہذا اس راہ میں فوج کی حمایت کرنے والے سمجھ لیں کہ فوج نے ایک فقہی اور کتابی لفظ کا استعمال کر کے قوم کو گمراہ کر کے رکھ دیا ہے، جس کا ایک مقصد ملک سے اسلامی نظام کے نام لیواؤں اور اس نظام کو مٹانا اور ختم کرنا ہے مگر اس میں ناکامی ہی ان کا استقبال کرے گی۔ ان شاء اللہ العزیز۔

اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائیں اور ہمیں حق و سچ سننے سمجھنے اور ماننے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

مریم نواز اور اینا بئربوک

بنت معراج الدین

پچھلے دنوں پاکستان میں ایک واقعہ (بلکہ سانحہ کہا جائے تو مبالغہ ناں ہوگا) ۔ ہوا کچھ یوں کہ اسلامی جمہوری پاکستان پر جبراً مسلط نام نہاد مسلمان عالمِ اسلام کی دوسری خاتون مریم نواز (کہ جن کو دیکھ کر کفار بھی اپنے کفر پر شرم کرنے لگتے ہیں کہ ہم بھی اپنے کفر پر اتنے عامل نہیں ہیں جتنا کہ یہ نام نہاد پاکستانی مسلمان) نے متحدہ عرب امارات سے آئے ہوئے وہاں کے صدر جو کہ ایک مرد ہیں سے مصافحہ کیا نا صرف مصافحہ کیا بلکہ ان کے ہاتھ کو اس طرح سہلایا کہ جیسے کسی خاتون سے بے باکی کے ساتھ ہاتھ ملانے کے بعد سہلایا جاتا ہے کہ جس میں نا شرم کا عنصر ہوتا ہے اور ناں ہی جھجک کا ۔ کم از کم ایک عورت ہوتے ہوئے میری تو کیفیت کسی دوسری عورت سے ہاتھ ملاتے ہوئے بالکل ایسی ہی ہوتی ہے ۔ وجہ اس بے باکی کی یہ ہوتی ہے کہ میرے سامنے دوسری بھی عورت ہی ہوتی ہے لیکن ایک نام نہاد جمہوری اسلامی ملک کی اسلامی سربراہ ہوتے ہوئے کسی مرد سے ہاتھ ملاتے ہوئے گرم جوشی کے ساتھ ساتھ غیر مرد کا ہاتھ سہلانا ، یہ تجربہ اللہ تعالیٰ کسی مسلمان عورت کو ناں کروائے ۔

مجھے اپنے ملکِ خداداد کے علماءِ کرام سے یہ ہی بہت بڑا گلہ ہے کہ یہ اللہ کے پیارے ہوتے ہوئے بھی اپنے ملک میں اعلانیہ ہونے والی منکرات اور فواحشات پر کھل کر بات تک نہیں کرتے ، عملاً امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنا تو بہت دور کی بات ہے ۔ دوسری طرف یہی لوگ مجاہدینِ اسلام اور ان کے خاندانوں کے بارے میں انتہائی ناپسندیدہ الفاظ اور جملے کھل کر بولتے ہیں اور باقاعدہ سرکاری سرپرستی میں بولتے ہیں وہی سرکار جو کہ وزیرِ اعظم ہوتے ہیں اور ان کی سگی بھتیجی وزیرِ اعلیٰ کے عہدے پر مسلط ہوتی ہے اور پھر سفارتی تعلقات کی بہتری کے بہانے غیر مردوں سے اعلانیہ مصافحے کئے جاتے ہیں اور چچا صاحب بیچ میں کھڑے ہوتے ہیں اور اپنی بھتیجی کے اس فعل کو بڑے فخر سے سراہ رہے ہوتے ہیں ۔ اس کو ہماری زبان میں کہتے ہیں (جا بے شرم میں تیرا ای آسرا) اس واقعے کے بارے میں لکھتے جائیں گے تو بات سے بات نکلتی رہے گی اور بحث سمیٹنا بہت مشکل ہو جائے گا مختصراً یہ کہ اس واقعے کے حق میں بولنے والے غیرت سے عاری مسلمانوں کا موقف یہ ہے کہ یہ مریم نواز کا غیر سرکاری عمل تھا اور یہ ان کا خالصتاً ذاتی عمل تھا لہذا ان کے ذاتی عمل کو عوام سے کچھ لینا دینا نہیں کیونکہ وہ اپنی ذات میں آزاد ہیں گو یہاں بھی وہی مقولہ سچ ہو گیا (کہ میرا جسم میری مرضی) کہ میں اپنی ذاتی زندگی میں جو چاہے کروں ، کسی کو حق نہیں کہ وہ مجھے روکے پھر وہ چاہے میرا سگا چاچا ہی کیوں ناں ہو کہ جو پاس کھڑا بڑی بے غیرتی سے اپنی بھتیجی ، اپنی محرم کا یہ قبیح فعل دیکھ رہا ہو کہ جو کسی نامحرم کے ساتھ بڑی بے باکی کے ساتھ مصافحہ کر رہی ہو ۔

دوسری طرف اسی واقعے کو لے کر اس واقعے پر تنقید کرنے والے عوام ہوں یا کسی سیاسی جماعت سے تعلق رکھنے والے کارکن یا ہمدردان کو بھی مریم کے اس عمل پر اعتراض اس لئے ہے کہ اس خاتون نے ایک غیر سرکاری خالص نجی دورے پر آئے ہوئے عرب حکمران سے جا کر غیر سرکاری اور ذاتی طور پر ہاتھ کیوں ملایا اور ملاقات کیوں کی ؟ یعنی حد ہو گئی دماغی مسخ پن کی کہ اعتراض ہے تو وہ بھی اس بات پر کے غیر سرکاری طور پر آئے ہوئے غیر ملکی مسلمان صدر سے کیوں ملاقات و مصافحہ کیا ۔ اگر غیر ملکی صدر سرکاری طور پر آتے اور تب جا کر یہ خاتون ان صاحب کو سرکاری طور پر ہاتھ ملاتیں اور ملاقات کرتیں تو عوام کالانعام اور مخالف سیاسی کارکنان کو کوئی مسئلہ درپیش ناں ہوتا ۔

اسی قسم کے اور بھی درجنوں واقعات پیش آتے ہیں ہمارے ملکِ خدادا میں، کہ جس میں شرم و حیا اور مسلمان ہونے کے باوجود ایسے اعمال ، احوال و افعال شامل ہوتے ہیں جو کہ شریعتِ اسلامیہ کی کھلی خلاف ورزی پر مشتمل ہوتے ہیں مگر کوئی بھی طبقہ ان اعمال ، احوال و افعال پر اعتراض نہیں کرتا بلکہ اس قسم کے غیرِ شرعی کاموں کو ملکی ترقی کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے ۔

اسی قسم کے ایک اور واقعے کا جائزہ لیتے ہیں جو کہ کم و بیش انہیں دنوں کے دوران پیش آیا ہے جن دنوں اسلامی جمہوری نظامِ پاکستان اور نام نہاد عالمِ اسلام کی دوسری وزیرِ اعلیٰ خاتون مریم نواز والا واقعہ پیش آیا تھا ۔

ملکِ شام کہ جس میں ابھی چند روز پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے فتح و نصرت کے دروازے کھولے ہیں وہاں پر بھی ایک المانوی نصرانی عورت اینا بیرَبوک جو کہ المانیہ (جرمنی) کی وزیرِ خارجہ کا عہدہ رکھتی ہے ، ملکِ شام کی نئی قائم ہونے والی حکومت کے نئے سربراہان سے ملاقات کے لئے سرکاری دورے پر شام آئی ۔ وہ عورت نصرانی ہونے کے باوجود اسلام اور مسلمانوں کے آداب سے اتنی واقف دکھائی دی کہ اس نے کسی مسلمان سرکاری اہلِ کار سے مصافحہ تو درکنار غلطی اور بھول سے مصافحہ کرنے کے لئے ہاتھ تک آگے نہیں بڑھایا حالانکہ وہ ایک نسبی کافرہ ہے اور اس کے سفارتی اور سرکاری آداب میں مصافحہ اور معانقہ مرد و عورت کی تخصیص کے بغیر بڑی ہی اہمیت کا حامل ہے اور اگر وہ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ اور معانقہ ناں کریں تو اس کو بڑی بے عزتی تصور کیا جاتا ہے مگر اس کافرہ عورت نے مجال ہے کہ بھول کر بھی کسی مردِ مسلمان کی طرف ملانے کے لئے ہاتھ آگے بڑھایا ہو۔

ان دو واقعات سے پاکستان میں بسنے والے مسلمان خود ہی اندازہ لگالیں کہ پاکستان میں چلنے والا نظام کس قدر اسلامی ہے ۔

یہاں پر علماءِ کرام کو سرکاری سرپرستی میں مجاہدینِ اسلام کے خلاف رسل و رسائل کے تمام ذرائع پر لاکر اعلانیہ طور پر دشمنی ، بغض اور نفرت جیسے شنیع افعال کو فروغ دیا جاتا ہے تاکہ عوام اور مجاہدینِ اسلام کے درمیان فاصلے پیدا کیے جاسکیں اور مسلمانانِ پاکستان کو جہاد سے متنفر کیا جاسکے ۔ ہمارے علماءِ کرام نے مریم نواز کے اس اعلانیہ غیر شرعی فعل پر اسے یا حکومتی مشینری کو ذرا سی سرزنش بھی نہیں کی ۔ کہاں گئے رسل و رسائل کے وہ تمام ذرائع جو کہ ایک نام نہاد مسلمان وزیرِ اعلیٰ کے اس فضول عمل پر گونگے بہرے اور اندھے ہو گئے ہیں ۔ اول تو اسلام میں ایک عورت کی حکمرانی قطعاً جائز نہیں اور دوم کہ وہ عورت اعلانیہ اس قسم کے افعال سر انجام دے کہ جو کھلی بے غیرتی اور بے حیائی کے زمرے میں شامل ہوں اور پھر اس سے بھی زیادہ المیہ کہ ہماری سرزمین کے باشندے بھی اس عورت کے ایک غیر شرعی فعل کو اپنی اپنی پسند اور ناپسند کے مطابق صحیح اور غلط قرار دیں اور کوئی بھی ان لوگوں کو سیدھا راہ دکھانے کے لئے میدانِ عمل میں ناں آئے ۔

اس واقعے کے تناظر میں یہ سوال ایک دفعہ پھر بڑی شدت سے اٹھ کھڑا ہوا ہے کہ کیا ابھی بھی ہمارے ملک میں نافذ و جاری نظام اسلامی ہے ؟ اگر اسلامی ہے تو پھر مریم نواز کو اسی طرح سے علی الاعلان اپنے اس فضول سے کام پر معافی منگوائی جائے کہ جس طرح سے اس عورت نے علی الاعلان یہ فضول کام سر انجام دیا تھا کیونکہ اس کے اس فعل سے مسلمان عورتوں اور بالخصوص پاکستانی عورتوں کی بڑی سبکی ہوئی ہے ۔



گلستان، ایف سی کے کیمپ پر حملے کی تفصیل

رپورٹ از : دین محمد اچکزئی

۲۷ جنوری کی رات ۱۲ بجے کے قریب تحریک طالبان پاکستان کی جانب سے تشکیل کردہ ولایت پشین کے ضلع قلعہ عبداللہ کی تحصیل گلستان میں ایف سی کیمپ پر حملہ کیا گیا جس میں متعدد ایف سی اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔ چونکہ ہمارے علاقے میں لوگ جلدی سوتے ہیں اور سردی کا موسم بھی ہے تو پہلے دھماکے کی آواز بہت دور دور تک سنائی دی۔ یہ آواز اس لیے بھی عجیب تھی کہ گلستان کو سرکاری حکام بلکل کلیئر اور پرامن قرار دیتے ہیں۔

دھماکے کے بعد فائرنگ کی آوازیں آنا شروع ہوئیں، درمیان میں ایک ایک چھوٹا سا دھماکہ بھی سنائی دیتا۔ لوگ ایک ایک کرکے چھتوں پر چڑھے اور کوئی باہر نکل آیا کہ آخر ہو کیا آ رہا ہے؟ کیونکہ پہلے ہم نے اس کو معمول کی کوئی کارروائی سمجھ لیا تھا۔ مگر ایسا نہیں تھا بلکہ تقریبا ہر پانچ دس سیکنڈ میں فائرنگ یا پھر دھماکہ سننا پڑ رہا تھا۔

صبح ہوئی تو پتہ چلا کہ یہ حسب معمول تحریک طالبان پاکستان کا ایک حملہ تھا مگر یہاں الگ بات یہ تھی کہ یہ ایک نئے علاقے یعنی گلستان میں ہوا تھا۔ کیونکہ خیبر پختونخوا کے اکثر اور بلوچستان کے بعض اضلاع کے مکین اس جیسے حالات سے باخبر رہتے ہیں اور اب تو پنجاب کا ایک حصہ بھی اس سے تقریبا آشنا ہو چکا ہے۔

میڈیا پر خبریں دیکھ کر مجھے اندازہ ہوا کہ حملے کو صرف ہم نے نہیں بلکہ فوج نے بھی بڑا سمجھا ہے اور اگر آپ اس آپریشن کے حوالے سے میڈیا سے بات چیت کرنے والے میجر دانیال کی باتیں سنیں تو وہ بھی بتاتا ہے کہ حملہ تقریبا آٹھ گھنٹوں تک جاری رہا۔ جب میں نے ان کی باتیں سنیں تو یقینی طور پر اس میں مایوسی نظر آئی اور پھر سادہ لوح فوجیوں کو کیمرے کے سامنے کھڑا کر کے حوصلے والے بیانات دلوائے گئے تو مجھے اور بھی لگا کہ مورال تھوڑا سا ڈاؤن ضرور ہوا ہے۔

ہمارے علاقے میں لوگوں نے ایس ایس جی سمیت مختلف یونٹس کو جائے وقوعہ کی طرف جاتے دیکھا، جس کا تذکرہ میجر دانیال نے بھی اپنی باتوں میں کیا ہے، کہ کیمپ میں موجود اہلکار حملے کے جواب کیلئے کافی نہیں تھے اس لیے باہر سے مختلف جنگی آلات سے لیس یونٹس منگوائی گئیں۔

چونکہ علاقہ ایک دو دن کیلئے فوج کے حصار میں رہا اور کسی کو اجازت نہیں تھی مگر ایمبولینسز کی آمدورفت اور بعد کیمپ کے اندر جانے والے صحافیوں کی باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ اموات اور زخمیوں کی تعداد اتنی نہیں تھی جتنی فوج نے بتائی بلکہ اس سے زیادہ تھی۔ ہر جگہ خون کے دھبے، گولیوں کے خول اور ایک دو جگہ گولیوں سے چھلنی فوجی ٹوپیاں نظر آئیں، جو کہ صفائی کے بعد کے مناظر تھے۔ علاقے کے لوگوں کے مطابق فوج کا نقصان قدرے بڑے پیمانے پر ہوا تھا مگر صحیح تعداد تو اللہ ہی جانتا ہے۔

ہم درد کا افسانہ دنیا کو سنا دیں گے

ہم درد کا افسانہ دنیا کو سنا دیں گے
ہر دل میں محبت کی اِک آگ لگا دیں گے
ہو جائے گی پھر دنیا آباد یتیموں کی
گونجے گی زمانے میں فریاد یتیموں کی
گونجے ہوئے نغموں سے طوفان اٹھا دیں گے
ہر دل میں محبت کی اِک آگ لگا دیں گے
سرکارِ دو عالم کی امت پہ ستم کیوں ہو
اللہ کے بندوں کو منجدھار کا غم کیوں
اسلام کی کشتی کو ہم پار لگا دیں گے
ہم درد کا افسانہ دنیا کو سنا دیں گے
احسان یتیموں کی تقدیر پہ کر ڈالو
فریاد ہے دل والوں فریاد ہے دل والوں
ہم پر بھی کرم کرنا ہم تم کو دعا دیں گے
ہر دل میں محبت کی اِک آگ لگا دیں گے

یہی جمہوریت ہے کیا؟

کٹورا لیکے پھرتے ہو یہی جمہوریت ہے کیا
ہر اک باطل سے ڈرتے ہو یہی جمہوریت ہے کیا
جنہیں قرآں نے مغضوبِ علیھم ہم سے فرمایا
انہی کے پاؤں گرتے ہو یہی جمہوریت ہے کیا
نہ دینی جوش و جذبہ ہے نہ دنیاوی ترقی ہے
اُجڑتے نہ اُبھرتے ہو یہی جمہوریت ہے کیا
مسلماں ہو کے بھی قرآن و سنت کے بجائے تم
دمِ آئین بھَرتے ہو یہی جمہوریت ہے کیا
جو فکرِ اُمت آقا کی خوشبو لیکے اُڑتے ہیں
اُنہی کے پَر کُترتے ہو یہی جمہوریت ہے کیا
یہ ٹیکسوں کا شکنجہ ہم پہ کَس کر اور خود سارے
دبئی میں عیش کرتے ہو یہی جمہوریت ہے کیا

ہدہد الہ آبادی


110 حملے
رواں سال (2025ء) ماہ جنوری (جمادی الثانی۔رجب المرجب) میں
تحریک طالبان پاکستان کی کارروائیوں کی تفصیلی رپورٹ!
جائے عملیات
ولایت ٹانک 17
ولایت شمالی وزیرستان 17
ولایت جنوبی وزیرستان 13
ولایت ڈی آئی خان 13
ولایت خیبر ایجنسی 13
ولایت بنوں 13
ولایت لکی مروت 06
ولایت جنوبی پنجاب 03
ولایت کرم ایجنسی 03
ولایت پشاور 02
ولایت مہمند 02
ولایت باجوڑ 02
ولایت اورکزئی 01
ولایت کرک 01
ولایت شمالی پنجاب 01
ولایت مردان 01
ولایت ژوب 01
ولایت پشین 01
دشمن کا جانی نقصان
155
ہلاکتیں 75
زخمی 80
گرفتاریاں 10
نوعیت عملیات
استشہادی حملہ 01
تعارضی حملے 04
گرینیڈ/بم دھماکے 05
ٹارگٹڈ حملے 06
جوابی حملے 10
گھات حملے 10
گوریلا حملے 28
اسنائپر/لیزر حملے 46
نقصان اٹھانے والے ادارے
فوج/ایس ایس جی 73
ایف سی 48
پولیس/سی ٹی ڈی 31
خفیہ/امن کمیٹی 03
تخریب
ٹینکر 01
ڈرون کیمرہ 01
فوجی گاڑیاں 08
سی سی ٹی وی کیمرے 17
سولر پلیٹس 30
دشمن سے حاصل شدہ سامان
دیگر عسکری ساز و سامان
موٹر سائیکل 01
گاڑی 01
واکی ٹاکی 02
میگزینز 16
کلاشنکوف 13
تحریک طالبان پاکستان
HTTPS://UMNEWS.NET
UMAR MEDIA



جنوری

رواں سال 2025ء

ماہ جنوری میں تحریک طالبان پاکستان
کی کارروائیوں کی تفصیلی رپورٹ!

۲۰۲۵/۱/۱

ولایت ٹانک کے علاقے حیدر کلی میں مجاہدین نے ٹینک سمیت ۶ گاڑیوں پر مشتمل فوجی قافلے پر گھات لگا کر حملہ کیا جس میں دسیوں اہلکار ہلاک وزخمی ہوئے، مذکورہ جھڑپ تقریباً آدھے گھنٹے تک جاری رہی جس میں ہمارا ایک مجاہد ساتھی بھی شہید ہوا۔

۲۰۲۵/۱/۱

ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل اعظم ورسک کے علاقے ژا غونڈئ میں ۱۳۷ ونگ بی ڈی پارٹی کے ٹرک پر مجاہدین نے مائن بلاسٹ کیا جس کے نتیجے میں ۹ اہلکار ہلاک جبکہ پانچ زخمی ہوئے، زخمیوں میں ایک کیپٹن ایک حوالدار اور دو نائیکس شامل ہیں۔

۲۰۲۵/۱/۱

ولایت ژوب، ضلع قلعہ سیف اللہ میں او جی ڈی سی ایل کیمپ کے نزدیک ایف سی کی گاڑی پر مجاہدین نے مائن بلاسٹ کیا جس میں متعدد اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

۲۰۲۵/۱/۲

ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ایک خفیہ آپریشن میں فوج کو سرینڈر ہونے والے لیاقت ولد اقبلی کو قتل کیا، یاد رہے مذکورہ شخص رائل انڈین آرمی کے آلہ کار کے طور پر متعدد جرائم میں ملوث تھا اور کافی عرصہ سے مجاہدین کو مطلوب تھا۔

۲۰۲۵/۱/۳

ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں حدی مارکیت فوجی مورچے پر مجاہدین نے حملہ کرکے دو فوجی اہلکاروں کو ہلاک جبکہ ایک کو زخمی کردیا۔

۲۰۲۵/۱/۴

ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل شکتی کے علاقے شوزی بودر میں مجاہدین نے فوجی مورچے پر اسنائپر سے حملہ کرکے ایک سیکیورٹی کیمرہ مار گرایا۔

۲۰۲۵/۱/۴

ولایت ٹانک کے گاؤں اماخیل میں مجاہدین نے خفیہ ایجنسیوں کے آلہ کار عنایت اللہ ولد جبار کو فائرنگ کرکے قتل کردیا، مذکورہ شخص عرصہ دراز سے خفیہ ایجنسیوں کیلئے جاسوسی کرتا تھا اور کئی مجاہدین کی شہادت میں ملوث تھا.

۲۰۲۵/۱/۵

ولایت ڈی آئی خان کی تحصیل کلاچی کے گاؤں ملنگ میں رائل انڈین آرمی نے مجاہدین پر چھاپہ مارا۔ مجاہدین نے بروقت جوابی کارروائی کرتے ہوئے چھاپے کو ناکام بنایا اور بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوئے۔ جھڑپ کے نتیجے میں متعدد اہلکاروں کے ہلاک و زخمی ہونے کا امکان ہے ۔

۲۰۲۵/۱/۶

ولایت بنوں کی تحصیل جانی خیل کے علاقے سین تانگہ ترکئ میں رائل انڈین آرمی کے ایک پوسٹ پر مجاہدین نے راکٹ لانچر او لیزرگن کے ذریعے حملہ کیا جس کے نتیجے میں دو فوجی اہلکار ہلاک جبکہ دو عدد سیکیورٹی کیمرے تخریب کا نشانہ بنیں۔

۲۰۲۵/۱/۶

ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل اعظم ورسک میں رائل انڈین آرمی کے آلہ کار نے مجاہدین کے سامنے سرینڈر کیا۔
مجاہدین نے علاقائی مشران کی ضمانت پر مذکورہ شخص کو اس شرط پر رہا کیا کہ آئندہ فوج کیلئے جاسوسی نہیں کریگا۔

۲۰۲۵/۱/۶

ولایت بنوں، ضلع بنوں کے علاقے سردی خیل میں روڈ پر کھڑے رائل انڈین آرمی کے اہلکاروں پر مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کرکے ایک اہلکار کو ہلاک اور ایک کو زخمی کردیا۔

۲۰۲۵/۱/۶

ولایت لکی مروت کے علاقے خیرو خیل پکہ کے قریب مجاہدین نے فائرنگ کرکے دو پولیس اہلکاروں حکمت اللہ اور خان بہادر کو ہلاک کردیا اور ان کا اسلحہ ساتھ لے گئے۔

۲۰۲۵/۱/۶

ولایت بنوں، ضلع بنوں کے علاقے بکاخیل میں ایئرپورٹ کے قریب ایف سی کے تقریباً پانچ مورچوں پر مجاہدین نے لیزرگن وغیرہ سے حملہ کیا جس میں رائل انڈین آرمی کے تین اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

۲۰۲۵/۱/۶

ولایت ڈی آئی خان کی تحصیل کلاچی کے گاؤں مڈی میں مجاہدین نے رائل انڈین آرمی پر کمین ماری جس میں ہلاکتوں کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۵/۱/۶

ولایت بنوں، ضلع بنوں کی تحصیل ڈومیل کے علاقے برھناتی

کلی میں مجاہدین نے ایف سی پوسٹ پر لیزر گن سے حملہ کیا جس میں ہلاک وزخمی کی اطلاع ہے۔

۲۰۲۵/۱/۷
ولایت پنجاب جنوبی کی تحصیل میانوالی کے علاقے مکڑوال میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین اور رائل انڈین آرمی کے درمیان گھمسان کی جنگ جاری رہی جس میں فوج کو ہیلی کاپٹر اور جیٹ طیاروں کی حمایت بھی حاصل رہی تاہم اس کارروائی میں فوج کے ایک (NCO) نان کمیشنڈ آفیسر سمیت کم از کم چار اہلکار ہلاک اور ۱۳ اہلکار زخمی ہوئی جو ہیلی کاپٹر کے زریعے منتقل کیئے گئے۔

۲۰۲۵/۱/۷
ولایت پنجاب شمالی کے ضلع چنیوٹ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین کے ایک ٹارگٹڈ حملے میں پولیس کا نسٹیبل علی رضا ہلاک ہوا، کانسٹیبل علی رضا پولیس لائن چنیوٹ میں تعینات تھا اور ڈیوٹی کے لیے پولیس لائن جارہا تھا جب انہیں نشانہ بنایا گیا۔

۲۰۲۵/۱/۷
ولایت پنجاب جنوبی کی تحصیل ڈیرہ غازی خان کے علاقے تونسہ شریف کے گاؤں جادے والی اور مڑھا کے نزدیک پولیس اور رینجرز نے مجاہدین پر چھاپہ مارنے کی نیت سے پیش قدمی کی، خفیہ اطلاع ملنے پر مجاہدین نے دو مختلف جگھوں پر گھات لگا کر حملہ کیا جس میں رینجرز کے دو اہلکار ہلاک اور دیگر زخمی ہوئے، شکست خوردہ پولیس اور رینجرز نے واپسی پر ایک عام فرد کے گھر کو مسمار کیا۔

۲۰۲۵/۱/۷
ولایت ٹانک تحصیل جنڈولہ کے علاقے پینگ میں رائل انڈین آرمی کے ایک پوسٹ پر مجاہدین کے لیزر گن حملے میں ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۵/۱/۷
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے حسوخیل پل مورچے پر مجاہدین کے ایک حملے میں کئی اہلکار ہلاک وزخمی ہوئے جبکہ دوسرے حملے میں ایک ٹینک کو نشانہ بنایا گیا اور ایک سیکیورٹی کیمرہ بھی تخریب کا نشانہ بنا۔

۲۰۲۵/۱/۷
ولایت کرک میں مجاہدین نے رائل انڈین آرمی کے آلہ کار نظر علی عرف خٹک ولد رسول جان سکنہ ضلع کرک تحصیل تخت نصرتی (لنڈو) کو گرفتار کیا تھا۔ جس کو مقامی مشران کی ضمانت پر آئندہ جاسوسی نہ کرنے کی شرط پر رہا کیا گیا۔

۲۰۲۵/۱/۷
ولایت خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے تیراہ میدان میں واقع ارھنگہ آرمی پوسٹ پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک اہلکار ہلاک جبکہ ایک شدید زخمی ہوا۔

۲۰۲۵/۱/۷
ولایت پنجاب جنوبی کی تحصیل ڈیرہ غازی خان میں شکست خوردہ پولیس اور رینجرز نے چھاپے کی ناکامی کے بعد ایک عام فرد کے گھر کو مسمار کیا۔

۲۰۲۵/۱/۷
ولایت ٹانک میں ملیزو فوجی قلعے پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک سیکیورٹی کیمرہ تخریب کا نشانہ بنا

۲۰۲۵/۱/۷
ولایت ٹانک کے علاقے عمراڈہ میں مجاہدین نے فوجی کیمپ پر اسنائپر سے حملہ کرکے ایک فوجی اہلکار کو نشانہ بنایا جبکہ ایک

سیکیورٹی کیمرہ بھی مار گرایا

۲۰۲۵/۱/۸
ولایت لکی مروت کی تحصیل غزنی خیل کے علاقے پڑاخیل شیر خیل میں رائل انڈین آرمی اور حکومتی لشکر نے مجاہدین پر چھاپہ مارا، مجاہدین نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے تین اہلکاروں کو ہلاک اور دو کو زخمی کر دیا۔

۲۰۲۵/۱/۸
ولایت ڈی آئی خان کی تحصیل کلاچی میں روڑی روڈ پر مجاہدین نے رائل انڈین آرمی کے کانوائے پر دو جگہ گھات لگا کر حملہ کیا، حملے میں راکٹ لانچر اور دیگر اسلحے کا استعمال کیا گیا۔ حملے میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے ۔

۲۰۲۵/۱/۸
ولایت ٹانک میں واقع مغزیو قلعہ پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک عدد سیکیورٹی کیمرا تخریب ہوا۔

۲۰۲۵/۱/۸
ولایت مہمند ایجنسی کی تحصیل خویزی بائزی کے علاقے سوران میں واقع آرمی پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں ایک عدد ترمل سیکیورٹی کیمرہ تخریب ہوا۔

۲۰۲۵/۱/۹
ولایت ڈی آئی خان کی تحصیل کلاچی میں روڑی روڈ پر فوجی کانوائے پر مجاہدین کے گھات حملوں میں سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ایک اہلکار نائیک مطاہر ہلاک جبکہ ۴ اہلکار نائب صوبیدار فیصل، سپاہی ممتاز، نائیک نعیم فاروق اور سپاہی ریحان زخمی ہوئے ۔

۲۰۲۵/۱/۹
ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل توئی کے علاقے سپین تنگی میں مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کر کے دو فوجی اہلکاروں کو ہلاک کر دیا جبکہ ایک کیمرہ بھی تخریب کا نشانہ بنایا۔

۲۰۲۵/۱/۹
ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل توئی کے علاقے عمر خیل میں فوجی قلعے پر اسنائپر حملے میں ایک اہلکار ہلاک اور ایک کیمرہ تخریب کا نشانہ بنا

۲۰۲۵/۱/۱۰
ولایت ٹانک میں واقع نصرو قلعے پر مجاہدین نے راکٹ لانچر اور لیزر گن کے ذریعے حملہ کیا جس کے نتیجے میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے ۔

۲۰۲۵/۱/۱۰
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے حسو خیل میں پل مورچے پر مجاہدین نے میزائل داغا جس سے مورچے میں آگ لگ گئی، حملے میں جانی و مالی نقصان کی اطلاع ہے ۔

۲۰۲۵/۱/۱۰
ولایت خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ تیراہ میدان میں رائل انڈین آرمی نے مجاہدین پر چھاپہ مارا، مجاہدین نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے گھمسان کی جنگ لڑی اور چھاپے کو ناکام بناتے ہوئے فوج سے سید کرم بابا زیارت کے نام سے وہ علاقہ بھی خالی کرایا جو کچھ دن پہلے فوج نے قبضہ کیا تھا جھڑپ میں تین عام شہری زخمی ہوئے

۲۰۲۵/۱/۱۱
ولایت ڈی آئی خان کی تحصیل کلاچی کے گاؤں مڈی میں رائل انڈین آرمی نے مجاہدین پر چھاپہ مارا مجاہدین نے بہادری کے

ساتھ لڑتے ہوئے شدید جنگ لڑی جس میں متعدد اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے، چھاپے والی فوج کی مدد کیلئے آنے والی ایک فوجی گاڑی پر بھی مجاہدین نے گھات حملہ کیا جسمیں ہلاکتوں کا قوی امکان ہے ،اس جنگ میں ہمارے پانچ بہادر مجاہدین بھی جام شہادت نوش کر گئے ۔

۲۰۲۵/۱/۱۱

ولایت ڈی آئی خان کی تحصیل پروا کے علاقے کوہی بارہ میں واقع فوجی قلعے سے نکلنے والے فوجی اہلکاروں پر مجاہدین نے اسنائپر اور دیگر اسلحے کے زریعے حملہ کیا جس میں دو اہلکار ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہوئے ۔

۲۰۲۵/۱/۱۱

ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل زرمیلنہ کے علاقے خانی کوٹ میں فوج نے مجاہدین پر چھاپہ مارا، مجاہدین نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے چھاپے کو ناکام بنادیا جبکہ جھڑپ میں پانچ اہلکار زخمی ہوئے

۲۰۲۵/۱/۱۱

ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل زرمیلنہ کے علاقے دروازگی میں مجاہدین نے حملہ کرکے تین فوجی اہلکاروں کو ہلاک کیا تھا

۲۰۲۵/۱/۱۱

ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل زرمیلنہ کے علاقے خنڑ میں مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر حملہ کیا جس میں تین فوجی اہلکار ہلاک ہوئے جبکہ تیس کے قریب سولرز بھی تخریب کا نشانہ بنے۔

۲۰۲۵/۱/۱۲

ولایت ٹانک کی تحصیل جنڈولہ کے علاقے بر ملا خیل میں رائل انڈین آرمی پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۵/۱/۱۲

ولایت باجوڑ ایجنسی کی تحصیل واڑہ ماموند کے علاقے ڈمہ ڈولہ میں واقع پوسٹ پر مجاہدین نے اسنائپر اور دیگر اسلحے کے زریعے حملہ کیا جس میں دو فوجی اہلکار ہلاک جبکہ ایک عدد سیکیورٹی کیمرہ تخریب کا نشانہ بنا۔

۲۰۲۵/۱/۱۳

ولایت بنوں کی تحصیل جانی خیل کے علاقے سین تنگہ میں مجاہدین نے رائل انڈین آرمی کے ایک ٹینکر پر حملہ کیا جس میں تین فوجی اہلکار ہلاک ہوئے جبکہ ٹینکر بھی تخریب کا نشانہ بنا۔

۲۰۲۵/۱/۱۳

ولایت کراچی، کورنگی کے علاقے بلال کالونی مرتضی چوک کے نزدیک شاہ فیصل روڈ پر تحریک طالبان پاکستان کے ٹارگٹ کلر دستے نے موٹرسائیکل پر سوار پولیس اہلکار کو فائرنگ کرکے قتل کیا۔

۲۰۲۵/۱/۱۴

ولایت بنوں کی تحصیل ڈومیل میں سل گزی پولیس تھانے پر مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کیا جس میں دو اہلکار ہلاک ہوئے

۲۰۲۵/۱/۱۴

ولایت ڈی آئی خان کی تحصیل پروا کے علاقے کڑی شموزئی میں واقع فوجی مورچے پر مجاہدین نے اسنائپر کے زریعے حملہ کیا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک جبکہ ایک عدد بڑا سیکیورٹی کیمرہ بھی تخریب کا نشانہ بنا۔

۲۰۲۵/۱/۱۴

ولایت خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے تیراہ میدان میں واقع ورسک نکی پوسٹ پر اسنائپر حملے میں رائل انڈین آرمی کا ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۵/۱/۱۵
ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل سروکئی میں مجاہدین نے فوجی قلعے پر اسنائپر سے حملہ کرکے ایک اہلکار کو ہلاک جبکہ ایک کو زخمی کردیا۔

۲۰۲۵/۱/۱۵
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم میں شمیری قلعہ پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک فوجی اہلکار زخمی ہوا۔

۲۰۲۵/۱/۱۵
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل ولادین ژئ میں مجاہدین نے رائل انڈین آرمی کی دو گاڑیوں پر گھات لگا کر حملہ کیا جس میں دو فوجی اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے جبکہ گاڑیاں بھی مکمل طور پر تخریب کا نشانہ بنیں

۲۰۲۵/۱/۱۵
ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل شکتوئی کے علاقے لٹکہ بیجلی قلعہ پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں دو فوجی اہلکار ہلاک ہوئے۔

۲۰۲۵/۱/۱۶
ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل بدر کے علاقے مومی کرڑہ منڈہ میں رائل انڈین آرمی پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۵/۱/۱۶
ولایت ٹانک کے علاقے مغزئی میں زیر تعمیر پوسٹ پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں ایک عدد سیکیورٹی کیمرہ تخریب کا نشانہ بنا۔

۲۰۲۵/۱/۱۶
ولایت لکی مروت کی تحصیل غزنی خیل میں تتر خیل بائی پاس کے قریب مجاہدین کے ٹارگٹ حملے میں ایک پولیس کانسٹیبل مارا گیا۔ مجاہدین نے ہلاک اہلکار سے بندوق بھی حاصل کی۔

۲۰۲۵/۱/۱۷
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم کے علاقے ڈاکی ھینڈی ژاور میں فوجی مورچے پر مجاہدین نے چھوٹے اور بڑے اسلحے سے حملہ کیا جس میں ۳ اہلکار شدید زخمی ہوئے۔

۲۰۲۵/۱/۱۷
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں مجاہدین نے ایک پولیس اہلکار کو اسلحے سمیت گرفتار کیا، بعد میں علاقے کے مشران کی ضمانت پر مذکورہ اہلکار کو ڈیوٹی نہ کرنے کی شرط پر رہا کیا گیا۔

۲۰۲۵/۱/۱۸
ولایت ٹانک کے ضلع ٹانک میں عمر خان قلعے پر مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کیا جس میں ایک اہلکار ہلاک ہوا جبکہ ایک کیمرہ بھی مار گرایا۔

۲۰۲۵/۱/۱۸
ولایت خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ میں واقع دوربی خیل کیمپ سے پوسٹ کے لئے پانی لے جانے والے ساجد نامی شخص کو مجاہدین نے گدھے سمیت گرفتار۔ بعد میں مذکور شخص فوج کے ساتھ کام نہ کرنے کی شرط پر علاقائی مشران کی ضمانت پر رہا ہوا۔

۲۰۲۵/۱/۱۸
ولایت خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ تیراہ میدان کے علاقے آدم خیل میں دو مختلف پوسٹوں پر مجاہدین نے اسنائپر اور جی ایل کے ذریعے حملہ کیا تھا جس میں دو اہلکار ہلاک اور تین زخمی ہوئے تھے جبکہ ایک بڑا سیکیورٹی کیمرہ بھی تخریب کا نشانہ بنا تھا۔

۲۰۲۵/۱/۱۸

ولایت ٹانک، ضلع ٹانک میں مغزیو قلعہ سے نکلی رائل انڈین آرمی پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں جانی نقصان کی اطلاع ہے

۲۰۲۵/۱/۱۸

ولایت ڈی آئی خان کی تحصیل کلاچی کے گاؤں لونی روڈ پر مجاہدین نے فوجی کانوائے پر اسنائپر اور راکٹس سے حملہ کیا جس میں ۵ فوجی اہلکار ہلاک ہوئے

۲۰۲۵/۱/۱۹

ولایت خیبر کی تحصیل باڑہ میں ورسک نکی آرمی پوسٹ پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک اہلکار ہوا۔

۲۰۲۵/۱/۱۹

ولایت ڈی آئی خان کی تحصیل درازندہ میں مجاہدین نے خفیہ اطلاعات کی بنا پر لیویز اہلکاروں پر چھاپہ مارا، چھاپے کی اطلاع ملتے ہی لیویز اہلکار علاقے سے فرار ہوئے۔ سرچ آپریشن میں مجاہدین نے لیویز اہلکاروں کی ایک گاڑی اور ایک کلاشنکوف حاصل کی۔

۲۰۲۵/۱/۱۹

ولایت بنوں، ضلع بنوں سٹی کے علاقے آزاد منڈی میں پولیس موبائل پر مجاہدین نے مائن بلاسٹ کیا جس میں چھ پولیس اہلکار زخمی ہوئے۔

۲۰۲۵/۱/۱۹

ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم کے علاقے ڈاکی (تورہ داڑہ) میں مجاہدین نے رائل انڈین آرمی کی دو گاڑیوں پر گھات لگا کر حملہ کیا جس میں سات اہلکار ہلاک اور چار زخمی ہوئے جبکہ دونوں گاڑیاں مکمل طور پر تخریب کا نشانہ بنیں۔

۲۰۲۵/۱/۲۰

ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل میرانشاہ کے علاقے تپی (پیران) میں واقع مورچوں پر تحریکِ طالبان پاکستان کے مجاہدین نے اسنائپر اور جی ایل کے زریعے حملہ کیا جس میں ایک عدد سیکیورٹی کیمرہ تخزیب ہوا۔

۲۰۲۵/۱/۲۰

ولایت بنوں کی تحصیل بکاخیل سی پیک روڈ (غوڑہ بکاخیل) میں مجاہدین نے رائل انڈین آرمی پر ہلکے اور بھاری اسلحے کے زریعے گھات حملہ کیا، جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے راستے میں مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۵/۱/۲۱

ولایت ٹانک کے علاقے عمراڈہ میں نئے پوسٹ بنانے والے ایف سی اہلکاروں پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں دو اہلکار ہلاک ہوئے۔

۲۰۲۵/۱/۲۲

ولایت باجوڑ کی تحصیل واڑہ ماموند کے علاقے بادان کوٹ میں واقع پوسٹ پر مجاہدین نے جی ایل اور لیزر گن کے زریعے حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۵/۱/۲۲

ولایت مہمند کی تحصیل پنڈیالئ کے علاقے دویزی میں واقع انزری میاگان گاؤں میں ناپاک فوج نے مجاہدین کے ایک مرکز پر چھاپہ مارا مجاہدین بھرپور جوابی کارروائی کرتے ہوئے کئ اہلکاروں کو ہلاک و زخمی کیا اور بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوئے۔

۲۰۲۵/۱/۲۳

ولایت پشاور، تھانہ متھرا کے حدود میں ورسک روڈ باڑہ چوکی پر

مجاہدین نے ہینڈ گرینیڈ پھینکا جس میں کئی پولیس اہلکاروں کے زخمی ہونے کی اطلاع ہے

۲۰۲۵/۱/۲۳
ولایت ٹانک کی تحصیل ٹانک کے براخیل کلی میں مجاہدین نے احسان نامی شخص کو فائرنگ کرکے قتل کیا، یادرہے مذکورہ شخص ایف سی اور انٹیلیجنس ایجنسی میں ڈیوٹی پر مامور تھا۔

۲۰۲۵/۱/۲۳
ولایت مردان کے علاقے کاٹلنگ بابوزو کلی میں رائل انڈین آرمی کا حملہ ناکام بنا دیا گیا ۔ الحمد للہ جھڑپ میں متعدد اہلکار کی ہلاکت کی اطلاعات ہیں۔

۲۰۲۵/۱/۲۳
ولایت ٹانک کی تحصیل ٹانک سٹی میں مجاہدین نے ایک پولیس اہلکار کو فائرنگ کرکے قتل کیا۔

۲۰۲۵/۱/۲۳
ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل تیارزہ کے علاقے عمر راغزئ میں واقع ایف قلعے اور پولیس تھانے پر مجاہدین نے دو مختلف تعارضی حملے کیے جس میں پندرہ اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے ۔ مجاہدین نے چار اہلکاروں کو گرفتار کرکے محفوظ مقام پر منتقل کیا ہے، جنگ کے نتیجے میں دشمن سے اٹھ عدد بندوق سولہ عدد میگزین اور دو عدد مخابرے حاصل ہوئیں۔

۲۰۲۵/۱/۲۴
ولایت پشاور کی تحصیل بڈھ بیر کے علاقے تھاڑونی میں مجاہدین کے ایک مرکز پر ناپاک فوج نے چھاپہ مارنے کی کوشش کی مجاہدین نے بروقت جوابی کارروائی کرتے ہوئے چھاپے کو ناکام بنایا۔ جنگ کے نتیجے میں ناپاک فوج کے پانچ اہلکار ہلاک جبکہ پلاٹون نمبر ۲۲۰ کے صوبیدار نواب، سپاہی ذیشان ، سپاہی علی اور سپاہی عرفان زخمی ہوئے ۔اس جنگ میں تمام ساتھی محفوظ رہے۔

۲۰۲۵/۱/۲۴
ولایت بنوں کی تحصیل بکاخیل کے علاقے جانی خیل میں رائل انڈین آرمی کی پوسٹ پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک عدد تھرمل کیمرہ تخریب ہوا۔

۲۰۲۵/۱/۲۵
ولایت خیبر کی تحصیل باڑہ تیراہ میدان میں واقع سالار آرمی چیک پوسٹ پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۵/۱/۲۵
ولایت ڈی آئی خان کی تحصیل کلاچی میں سخی گیٹ پر تعینات کانسٹیبل خان بادشاہ مجاہدین کے ٹارگٹ حملے میں مارا گیا ۔

۲۰۲۵/۱/۲۶
ولایت خیبر کی تحصیل باڑہ تیراہ میدان نظر سر پوسٹ پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۵/۱/۲۶
ولایت خیبر کی تحصیل باڑہ تیراہ میدان ورسک نائی پوسٹ پر ایک اور اسنائپر حملے میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا

۲۰۲۵/۱/۲۶
ولایت ٹانک کی تحصیل جنڈولہ کے علاقے خیسورہ میں ناپاک فوج نے مجاہدین پر چھاپہ مارنے کی کوشش کی مجاہدین نے بروقت جوابی کارروائی کرتے ہوئے چھاپے کو ناکام بنایا، جنگ کے نتیجے میں دو اہلکار ہلاک جبکہ دو زخمی ہوئے۔اس جنگ میں تمام ساتھی محفوظ رہے۔

۲۰۲۵/۱/۲۶

ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل میرانشاہ کے علاقے پیر کلی میں واقع پوسٹ پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۵/۱/۲۶

ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل سروکئی میں باسکی سر پوسٹ پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۵/۱/۲۶

ولایت بنوں کی تحصیل جانی خیل سین تنگہ میں واقع سڑوکی پوسٹ پر مجاہدین کے لیزر گن حملے میں ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۵/۱/۲۷

ولایت ٹانک کی تحصیل ٹانک کے علاقے وڑوکی میں رائل انڈین آرمی کے قافلے پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں ایک فوج اہلکار زخمی ہوا۔

۲۰۲۵/۱/۲۸

ولایت بنوں کی تحصیل بکاخیل میں ڈیم کے نزدیک ایف سی قلعے پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس میں لیزر گن کا بھی استعمال کیا گیا حملے کے نتیجے میں کئی اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے ۔

مجاہدین نے اسی فوج کی مدد کیلئے آنے والے چار فوجی گاڑیوں پر بکاخیل منڈی کے مقام پر گھات لگا کر حملہ کیا جس میں تقریبا پندرہ اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے ۔

۲۰۲۵/۱/۲۸

ولایت خیبر کی تحصیل باڑہ کے علاقے برقمبر خیل میں واقع دوربی خیل ٹاور پوسٹ کے لئے پانی لے کر جانے والے فوجی اہلکاروں پر مجاہدین کے اسنائپر حملوں میں دو فوجی اہلکار ہلاک ہوئے تھے ۔

۲۰۲۵/۱/۲۸

ولایت ڈی آئی خان کی تحصیل کلاچی کے گاؤں اٹل شریف میں رائل انڈین آرمی نے مجاہدین پر چھاپہ مارا، مجاہدین نے ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہوئے گھمسان کی جنگ لڑی جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے جبکہ مجاہدین بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوئے ۔

۲۰۲۵/۱/۲۸

ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے خوشحالی میں "سڑک لیٹا" پوسٹ کو مجاہدین نے دہشکہ کے زریعے نشانہ بنایا جس میں جانی ومالی نقصان کا امکان ہے ۔

۲۰۲۵/۱/۲۸

ولایتِ خیبر کی تحصیل باڑہ کے علاقے تیراہ میں نظر سر پوسٹ پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں دو فوجی اہلکار ہلاک ہوئے ۔

۲۰۲۵/۱/۲۸

ولایت بنوں کی تحصیل بکاخیل کے علاقے سردی خیل خڑاگی منڈی میں ایک پولیس اہلکار عطاء اللہ کو ٹی آئی اے (طالبان انٹیلی جنس ایجنسی) کی نشاندہی پر گرفتار کیا گیا جس کو علاقے کے مشران کی ضمانت پر اس شرط کے ساتھ رہا کیا کہ آئندہ پولیس ڈیوٹی نہیں کریں گے

۲۰۲۵/۱/۲۸

ولایت پشین کے ضلع گلستان میں واقع ایف سی کیمپ پر تحریک طالبان پاکستان کا استشہادی حملہ

۲۷ تاریخ کی رات تقریباً ساڑھے آٹھ بجے ولایت پشین کے ضلع گلستان میں واقع ایف سی کیمپ کے مین گیٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے ایک فدائی مجاہد نے بارودی مواد سے بھری گاڑی کے ذریعے فدائی حملہ کرکے گیٹ کو اڑادیا اور پھر جدید

اسلحے سے لیس چار مجاہدین ساتھی کیمپ کے اندر داخل ہوئے ۔ مجاہدین نے کافی جرات و بہادری سے کیمپ کے اندر طویل جنگ لڑی جو آج دوپہر تک جاری رہی جس میں ایف سی اور انٹیلیجنس ایجنسیوں کے اعلی افسران سمیت درجنوں اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے ۔ جبکہ اس معرکے میں پانچ فدائیان اسلام نے جام شہادت نوش کیا ۔

یاد رہے کہ یہ کارروائی کچھ دن پہلے مہمند ایجنسی میں کیے گئے ڈرون حملے اور ولایت خیبر کے والی محترم کمانڈر قاری اسماعیل تقبلہ اللہ کی شہادت کے انتقام کے سلسلے میں کی گئ ۔

تحریک طالبان پاکستان ملک پر مسلط غلام سیکیورٹی اداروں کے خلاف اپنے مقدس جہاد کو آگے بڑھا رہے ہیں ۔ پاکستانی عوام کو چاہیئے کہ اس مقدس جہاد میں وہ مجاہدین کا ساتھ دیں تاکہ جلد از جلد پاکستان پر مسلط جابرانہ نظام کا خاتمہ اور ملک پر حقیقی اسلامی نظام کا نفاذ ہو سکے ۔

۲۰۲۵/۱/۲۸

ولایت اورکزئی کی تحصیل غلجو کے علاقے تور سمت مرحی میں واقع پوسٹ پر مجاہدین نے اسنائپر حملہ کیا جس میں ایف سی کا ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۵/۱/۲۸

ولایت لکی مروت کی تحصیل تجوڑی کے علاقے شادی خیل غونڈی کلی میں مجاہدین نے رائل انڈین آرمی کی گاڑی پر بم بلاسٹ کیا جس کے نتیجے میں چار اہلکار ہلاک اور تین زخمی ہوئے جبکہ گاڑی بھی مکمل طور پر تخریب کا نشانہ بنی۔

۲۰۲۵/۱/۲۹

ولایت لکی مروت، ضلع لکی مروت میں رائل انڈین آرمی نے مجاہدین پر چھاپہ مارا مجاہدین نے بھرپور جوابی حملہ کیا جس میں فوج کے جانی نقصان کا قوی امکان ہے اس جنگ میں مجاہدین نے ایک عدد ڈرون کیمرہ بھی مار گرایا گیا جبکہ تمام مجاہدین بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوئے ۔

۲۰۲۵/۱/۲۹

ولایت ڈی آئی خان میں ڈیرہ ٹانک روڈ پر مجاہدین نے رائل انڈین آرمی کے قافلے پر مائن بلاسٹ کیا جس میں ایک گاڑی مکمل تباہ ہوئی اور دوسری گاڑی کھائی میں جاگری، اس حملے میں متعدد اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے ۔

۲۰۲۵/۱/۲۹

ولایت خیبر کی تحصیل باڑہ کے علاقے تیراہ میدان میں مجاہدین کے اسنائپر حملہ میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا

۲۰۲۵/۱/۲۹

ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل شیوہ کے علاقے دروزندہ میں مجاہدین نے فوج کو پانی لے جانے والے دو ٹینکرز جلا ڈالے

۲۰۲۵/۱/۲۹

ولایت بنوں کے علاقے ڈومیل سپین تنگی میں پولیس چوکی پر مجاہدین کے لیزر گن حملے میں ایک بڑا سیکیورٹی کیمرہ تخریب کا نشانہ بنا

۲۰۲۵/۱/۲۹

ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل بدر کے علاقے شاخل زائی میں فوجی مورچے پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا

۲۰۲۵/۱/۲۹

ولایت ڈی آئی خان کی تحصیل ہتالہ میں جنوبی وزیرستان جانے والے سیکیورٹی فورسز کے قافلے پر مجاہدین نے بم بلاسٹ کی جس کے نتیجے میں ۵ اہلکار زخمی ہوئے، زخمیوں میں لانس نائیک

احسان، سپاہ احمد علی، نائب صوبیدار فضل بیٹنی، لانس نائیک عارف طوری اور لانس نائیک سلمان یوسفزئی شامل ہیں۔

۲۰۲۵/۱/۳۰
ولایت ٹانک کی تحصیل جنڈولہ کے علاقے پینگ سے تعلق رکھنے والے ایف سی اہلکار حمیداللہ ولد گل شاہ کو خازنی کلی کے روڈ سے (طالبان انٹیلی جنس ایجنسی) کی نشاندہی پر گرفتار کیا گیا، بعد میں علاقے کے مشران کی ضمانت پر مذکورہ اہلکار اس شرط پر رہا ہوا کہ آئندہ ایف سی میں ڈیوٹی نہیں کرے گا

۲۰۲۵/۱/۳۰
ولایت خیبر کی ولسوالی باڑہ کے علاقے تیراہ بھوٹان میں مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۵/۱/۳۰
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے خیسور شوگی شمی خیل میں رائل انڈین آرمی پر مجاہدین نے لیزر گن اور راکٹ لانچروں سمیت ہلکے اور بھاری ہتھیاروں کے ساتھ حملہ کیا جس میں جانی و مالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۵/۱/۳۰
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے خدی میں مجاہدین ساتھیوں پر ناپاک فوج کی طرف سے ڈرون حملہ ہوا جس میں کچھ ساتھی زخمی ہوئے، ڈرون حملے کے بعد زخمی ہونے والے مجاہدین پر ناپاک فوج نے چھاپہ مارا مجاہدین نے بھرپور جوابی مقابلہ کیا جنگ آج صبح تک جاری رہی۔ اس جنگ میں ایک میجر سمیت پانچ فوجی اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے جبکہ ہمارے چار مجاہدین مولانا وقارالدین حسامی، عاصم اللہ، فاروق اور عثمان نے بہادری کے ساتھ لڑتے ہوئے جامِ شہادت نوش کیا، جنگ کے دوران فوج نے حسب معمول عام آبادیوں پر توپ خانے کا بے دریغ استعمال کیا۔

۲۰۲۵/۱/۳۰
ولایت لکی مروت کی تحصیل غزنی خیل کے گاؤں گورکہ میں مجاہدین نے پولیس اہلکار سعید کو ٹارگٹ کر کے قتل کیا اور اس کا بندوق اور موٹر سائیکل بھی حاصل کیا۔

۲۰۲۵/۱/۳۱
ولایت کرم کی تحصیل سنٹرل کرم میں مجاہدین فوج کی جانب سے خالی کیئے گئے کیمپ کو مسمار کر رہے تھے کہ فوج نے مجاہدین پر حملہ کیا جس کو مجاہدین نے پسپا کیا۔ جوابی حملے میں کئی اہلکار ہلاک اور زخمی ہوئے۔ الحمد للہ

۲۰۲۵/۱/۳۱
ولایت کرم کی تحصیل سنٹرل کرم میں مجاہدین نے رائل انڈین آرمی کے آلہ کار سپین خان کو گرفتار کیا جس کو علاقائی مشران کی ضمانت پر دوبارہ جاسوسی نہ کرنے کی شرط پر رہا کیا گیا۔

۲۰۲۵/۱/۳۱
ولایت کرم کے علاقے گولی خنگ کلی میں «میری» کے نام سے ایم آئی کے آلہ کار کو مجاہدین نے قتل کر دیا۔

غزہ کے ایک صحافی جناب جہاد حلس اپنے ایکس اکاؤنٹ پر لکھتے ہیں

خدا کی قسم

اگر آپ اہلِ غزہ پر ڈھائے جانے والے مظالم اور تکالیف دیکھیں تو آپ دنگ رہ جائیں، ذہن اس بات کو تسلیم نہیں کر پائے گا کہ آیا ایک انسان ان تمام مظالم اور تکالیف کو برداشت کر کے زندہ رہ سکتا ہے؟ اور ان تکالیف کی شدت سے اس کی موت کیسے واقع نہیں ہوئی؟!

خدا کی قسم!

اگر یہ تکالیف اور مشقتیں کسی چٹان پر گزرتیں تو وہ تکلیف کی شدت سے پھٹ جاتی، سمندر پر اتنا ظلم ڈھایا جاتا تو وہ بخارات بن جاتا، دیو ہیکل پہاڑوں پر گر اتنا ستم ڈھایا جاتا تو ان میں شگاف پڑ جاتے، لوہے جیسی مضبوط دھات تک اس تکلیف کی شدت سے پگھل جاتی۔

ہم نے جو آفتیں دیکھی ہیں اس کے مقابلے میں آپ کی پریشانیاں ہیچ ہیں، ہم پر بیتنے والے دلسوز مناظر کے عادی نہ بنیں، اسے ہماری روٹین لائف نہ سمجھیں۔ بلاشبہ ہمیں تنہا، بے یارو مددگار چھوڑنے والوں کو اللہ رب العزت دیکھ رہا ہے، اور ان سب کو اللہ رب العزت کے حضور جواب دہ ہونا ہے۔